عزیز الآخرت اردو

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

ہر کہ بیند نامہ ام از ابتدا تا انتہا ٭ من بدل اورا غلامم او بود خواجہ مرا

[illegible] ۱۳۲۳

الحمد للہ

کتاب بشارت ٭ رسالہ خلت ٭ حرز تربت ٭ وصایا خوبتر ٭ خوبتر عزیز

۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ

عزیز الآخرۃ

۱۳۲۶ھ

مصنفہ عزیز جہان و بیدار کن قلب غافلان حسب فرمان فرزندان حضرت

مولف ذیشان محمد عبد الرحمن و برادر ایشان

در قاسم پریس میرٹھ واقع عبد الرحمن مطبع جلالیہ آراستہ شد

فہرستِ کتاب لاجواب موسوم باسم تاریخی عزیز الآخرۃ ۱۳۲۶ھ

٥

اے مرشدِ طریقت خوش رنگ رنگ رنگ دے	دل جا بین نقشِ کثرت وہ رنگ رنگ رنگ دے
واعظ کو ہی بہانہ حورون سے دل لگانا	مانگی ہی کون جنت خوش رنگ رنگ رنگ دے
دل مین سُرور آے آنکھون مین نور آ لئے	آیا ہون در پہ تیرے کچھ رنگ رنگ رنگ دے
یا تو شراب دیدے ورنہ جواب دیدے	مرشد مین صدقے جاؤن کچھ رنگ رنگ رنگ دے

رباعی نعتیہ

اے مظہرِ حق آیۂ نوری بخدا	در مظہرِ خویش بے قصوری بخدا
این جملہ مظاہر از تو بگرفتہ ظہور	تو منشی انشاے ظہوری بخدا

٥

بیکارم و با کارم چون مد بحساب اندر	خاموشم و گویانم چون خط بکتاب اندر
اے زاہد ظاہر بین از قرب چہ می پرسی	او در من و من دروے چون بو بگلاب اندر
من صورتِ مجنونم واللہ درین منزل	گہ خندم و گہ گریان چون طفل بخواب اندر
دریا رود از چشمم لب تر نشود ہرگز	این شعبدہ حیرانم تشنہ است بآب اندر
در سینہ نصیرالدین جز عشق نمی گنجد	این طرفہ تماشا بین دریا بحباب اندر

تمت تمام شد کار من نظام شد

هٰذا بَیَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًی وَّمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِیْنَ

ہر کہ بیند نامہ ام از ابتدا تا انتہا ۔ من بدل او را غلامم او بود خواجہ مرا

الحمد للہ والمنۃ کہ نسخۂ

موسوم بہ اسم تاریخی

عز الآخرة

سنہ ۱۳۲۶

کتاب بشارت — عزیز نظارگیان — مدار ارباب یقین

از تصنیف شریف و تالیف لطیف جناب حقائق آگاہ معارف دستگاہ عارف باخبر و باتمیز حضرت مولوی محمد عبد العزیز صاحب القادری مد فیضہ العزیز

وظیفہ یاب منیجر دار الطبع سرکار عالی سابق مددگار معتمد کونسل حجاز ریلوے سلطانی بہ حسن سعی فراوان و تصحیح بیکران فرزندانِ حضرت مصنف

محمد عبد الرحمن منشی دار الانشاء دفتر کروڑگیری سرکار عالی و احمد عبد اللہ کار آموز محکمۂ معتمدی سرکار عالی صیغۂ عدالت کوتوالی و امور عامہ

قاسم پریس حیدرآباد دکن میں طبع ہوئی

قیمت فی جلد (عہ)

طبع اول ۱۰۰۰ جلد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زلافِ حمد و نعت اولیٰ است بر خاکِ ادب خفتن
سجودے می توان کردن درودے می توان گفتن

اسعدکما اللہ تعالیٰ فی الدارین ایہا الولدان

حبیب الرحمٰن سلمہ المنان۔ و احمد عبداللہ سلمہ اللہ تعالےٰ۔

بعد سلام و دعا کہ بہترین دعا ہے معلوم کریں کہ تمھارے

دادا حضرت غلام محمد صاحب مرحوم شافعی المذہب مشاہیر قوم۔

خوش حال۔ فارغ البال نہایت سر برآوردہ قبیلہ پرور۔ مرفہ الحال تھے

نہایت سیر چشمی سے امیرانہ عمر گذاری - اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے
مُدّبرانہ زندگی بسر کی - باوصف کثرتِ تعلقات دنیا کے للّٰہی اور خیراتی
کامون مین بیدریغ روپیہ خرچ کیا - جو مثلِ روز روشن نمایان و آشکار ہے
چنانچہ گلشن آباد مضافِ میسور مین آپکی بنائی ہوی مسجد دینداری کا مشہور
و معروف نمونہ ابتک آپکا موجود ہے - دنیا مین ہزارہا روپیہ خیرات و مبرات
مین صرف کر کے زادِ آخرت اپنے ہمراہ لیگئے - ملک التجار رہتے - آپکی
تجارت مین بڑا فروغ رہا - سیلم - کوڑیال - ارکاٹ - ترچناپلی - کڑپا -
کرنول وغیرہ مین جابجا آپکی کوٹھیان تھین - صدہا نوکر - محمد نگر - علی آباد -
بی بی نگر - کریم پٹیہ وغیرہ متعدد مقطعہ جات - و باغات - و مکانِ عالیشان
گھر مین گھوڑے - ہاتی سب کچھ قادرِ قدیر نے دیا تھا - کمتر مقدمات
عدالت سرکاری مین جاتے ہونگے - اکثر نزاعاتِ باہمی کو آپسمین تصفیہ

فرمادیا کرتے ۔ آپ مصلح ۔ وہمدرد قوم تھے ۔ راجہ میسور نے ہرچند آپکو قبولِ ملازمت پنجصدی پر اصرار بیشمار کیا لیکن آپنے اوسکو اپنی کسرِ شان خیال فرمایا ۔ اور ہرگز قبول نکیا ۔ راجہ صاحب نے باستماعِ خوش حالی باظہارِ مسرت خلعت و دوشالہ عنایت و رخصت کیا ۔ جو کلان تر عہدہ دار مقرر پاتا ۔ اولاً آپ سے ملتا بعدہٗ جائزہ خدمت لیتا ۔ مثلِ پیر عبدالرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپکی بھی سرکار دربار مین کافی قدر و منزلت تھی ۔ اسلئے کہ راجہ والی ریاست کو اُسکے باپ نے تمھارے پڑدادا محمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادۃً متبنیٰ کردیا تھا تمھارے جداعلی محمد علی صاحب کو ٹیپو سلطانی حکومت مین امیر البحر کوڑیال ملکِ ملیبار کی حکومت تفویض تھی ۔ آپکو سلطانِ شہید سے مخصوص تعلقات تھے ۔ چنانچہ حضرت ممدوح نے بعد شہادتِ سلطان

و تاراجی قلعہ بصریرنگ پٹن۔ بہ تبدیل لباس فقیرانہ گذران اختیار کیا۔ اور بعد تسلط کے ہرچند انگریزون نے چاہا کہ مثل اعزاء سلطانی ایک ہزار روپیہ پنشن الــــــ نسلاً بعد نسلٍ آپکے نام جاری کرکے شریک دربار انگریزی کرین۔ مگر آپنے قطعی انکار کیا۔ آپ نہایت متقی تھے۔ اسکی تفصیل بسط و تطویل چاہتی ہے اِس مختصر مین گنجائش نہین۔ اِسکا داخلہ تواریخ مین موجود ہے۔ ع

درگدائی ذکر شاہی خوب نیست ✣ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ ؎

ہمنے یہہ مانا کہ جب گلشن مین ہو فصل خزان ✣ بے محل ہی چھیڑنا وان عہد گل کی داستان

گو یقین ہے رفتہ رفتہ یادِ ایام سلف ✣ دل سے چھوڑیگی مٹا گردش دورِ زمان

ہین یہہ باتین بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی ✣ بھول جا رات کا سب صبح ہوتے ہی سمان

بزم کو برہم ہوے مدت نہین گذری بہت ✣ اُٹھہ رہا ہی گل سے شمع بزم کے ابتک دھوان

بعدِ انتقالِ حضرتِ والدِ مرحوم و مغفور صغر سنی مین گردش زمانہ نے کشان کشان

راقم آثم کو بلدۂ حیدرآباد دکن تک پھونچایا۔ ~~~~~

دو چیز آدمی را کشد زور زور ٭ یکی آب و دانہ دیگر خاکِ گور

اور سرکار عالی کی ملازمت کا طوق اوائل عمر گردن مین ڈلوایا۔ اگرچہ اوسکا

آغاز نیک نفس خداترس حکام کی ماتحتی مین ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدریج

ترقی پاتا گیا۔ بعض عہدہ داران جلیل المناصب کے اصرارِ بے شمار پر

نمایش گاہِ لندن مین اپنا دستکاری قطعہ جسمین بہت باریک صنعت

اطلس پر حریری دوخت حروفِ جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشت و دوخت

مین تمیز محال تھی۔ سرکار عالی کے ہی ذریعہ سے بھجوایا۔ وہ وہان نہایت

پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہین جانتا تھا۔ اوسکے صلہ صنعت

مین سرکار عظمت مدار کے جانب سے میڈل و سرٹفکیٹ بواسطہ صاحب رزیڈنٹ

و بذریعۂ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان ۱۲۱۸ مورخہ ۲ امرداد سنہ ۱۲۹۹ ف

فقیر کو وصول ہوا۔ چونکہ میڈل پر ایڈورڈ ہفتم کی۔ اور سٹرفکیٹ پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے۔ فقیر تصاویر رکھنا پسند نہین کرتا تھا مسترد کردینا چاہا۔ بعض احباب خلافِ مصلحت جانکر مانع ہوے۔

ملک آتے نہین جس گھر مین مورت ہو تو صد حسرت ؎
کہ خود ہم قصرِ دل مین غیر کی تصویر رکھتے ہین ؎

سرکار عالی نے بذریعہ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروردی ۱۲۹۹ف فقیر کے لئے بطور خاص خدمت مہتممی ٹپہ کی ترقی منظور فرمائی ؎ چونکہ فقیر کے ذمہ رکنیت مجلس مددگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے سلطان الاسلام والمسلمین عبد الحمید خانِ عثمانی فرمان روائے ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی تمغہ و سپاس نامہ

بصلۂ اعانۂ حجاز حمیدیہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ ۱۳۲۱ھ ہجری
مین سفر عراق درپیش ہوا۔ غازی مصطفےٰ نوری پادشاہ
عزیز قریب سلطان والی بصرہ یعنی بادشاہ نے۔ جنھون نے
یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامہ مذکورہ سر تسلیم
خم و دست ادب بہم کرکے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت
تعظیم و تکریم و بحیدا خلاق سے مُلاقات کی۔ اور بعد گفت و
شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ ہمکو فقر
سے فخر تھا۔ بعذر ہمرکابی پیرِ جوان سید السادات ولیعہد
سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا
جبکہ اُسنے بازدید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافرت بے سروسامانی
معافی چاہی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کو توال ولایت

بصرہ سربراہی و خبرگیری کے لئے متعین کردئے گئے تھے۔ باوصف
ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی
والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھکر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال
نہیں کیا گیا۔ پیر سید عبد الرحمن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف
و سجادہ درگاہِ سلطان الاولیائ سے فقیر کو شرفِ ملازمت حاصل ہوا
آپ بڑے پیر کی اولاد میں ہیں۔ نہایت ذی علم با مروت خلیق خوشحال
ہیں۔ آپکا دسترخوان وسیع ہے۔ آپ قیامِ بغداد تک پیر و مرشد کو
مع ہمراہین شام کے خاصہ مین مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی
مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپکے کثرتِ معلومات سے
نہایت خوش ہو کر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدرآباد مین اور بھی ہین
پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ مین ایک معمولی درجہ کا

طالب العلم ہون - حیدرآباد عالمون کا معدن ہے وغیرہ - کانی شریف
مین جبکہ پیر و مرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے - مبادا
منبر سے پیر و مرشد اونتر نجائین - اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے
سلطان کے نزدیک آپکی نہایت وقعت ہے جو والی بغداد مین
مقرر پاتا ہے - آپکا فرمان بردار رہتا ہے - آپکے صاحبزادگان
بلند اقبال مولانا سیّد پیر محمود صاحب افندی جیلانی - و مولانا سیّد پیر محی الدین
صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے -
آپ ہردو اَلوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کے مصداق ہین - جب آپ سے ملاقات
کا اتفاق ہوتا - چای و قہوہ سے سرفراز فرماتے - مولانا و بالفضل اولانا
پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا اعزاز
حاصل ہے - آپ حضرت پیر سید مصطفےٰ صاحب قدس سرہ کے یادگار

و فرزندِ ارجمند ہین۔ آپ خُلقِ مجسم رحم دل نہایت متین سیر چشم ہین
علوم عربی و فارسی و ترکی و پشتو کے علاوہ اُردو مین بھی دستگاہ کافی
رکھتے ہین۔ آپ بڑے مہمان نواز ہین۔ متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع
خُدّام دعوتین کین۔ قطع نظر اِسکے بطورِ خاص فقیر کی دعوت پُر تکلف
فرمائی۔ انواع و اقسام کی نعمتون کے علاوہ میوہ جات مثل فواکہہ بہشتی
بکثرت دسترخوان پر موجود تھے۔ کشادہ پیشانی سے بصرفِ زرِ کثیر
فقیر کو سرنگون کیا۔ اور ایک جوڑی کھڑاؤن کی بیش قیمت صدف کے
کام سے مرصع۔ عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہٗ سلطانِ اسلام بول کی والدہٗ
ماجدہ نے آپکے محل مین بطورِ نذر گذرانی تھی۔ بطورِ تحفہ فقیر کو باصرار
بلشمار عنایت فرمائی۔ اکثر شائقین پیرِ دستگیرِ درماندگان کے اولاد کے
عطیہ کو تبرکاً بہ تمنا سے تمام آتے اور دیکھہ جاتے ہین۔ غرض قائم مقام

نجف نے بھی بہت آو بھگت کی۔ افسر پولیس کو کربلاے معلی تک
ہمراہ کردیا۔ مدیر جمرق یہہ ترکی لفظ ہے بمعنی کمشنر کروڑگیری۔
و قسطنطینہ مین ڈاکٹر اور جو جو افسر ترک۔ نامہ سلطانی کو دیکھتا مثل خاتم
سلیمانی اُسکی عظمت سے سرنگون ہوجاتا اِسمین شک نہین کہ ترکون کو
سلطان سے خاص محبت وابستہ ہے مثل پروانہ فدا ہین شکر خالق المنان
از پیر تا جوان پردیس مین بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہرچند کہ
بہت مُلکون کا گشت کیا بغداد کی جیسی عمدہ آب وہوا۔ وارزانی کہین نہین
کی نہین پائی۔ فقیر کے ایک معزز دوست باخدا اکرم فرما۔ مدارالمہام صاحب حال
حیدرآباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے۔ چونکہ بالطبع
انسان حریص جاہ ہوتا ہے۔ سُنتے سُنتے ایک روز بعد اطلاع کے
فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوی نہایت اخلاق سے ملے

خدایتعالیٰ انھین نیک توفیق دے۔ عبرت کی آنکھین کھلین۔ بوقتِ
رخصت فقیر کو دوبارہ آنیکے سے لئے کہا۔ فقیر نے استخارہ سے بدیہی
جواب دیا کہ معاف فرمائے خدایتعالیٰ پھر نہ لائے یہہ اخیر ملاقات
ہے وغیرہ ذٰلک ع گردنِ بے طمع بلند بود۔ ؎
این سعادت بزورِ بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ
شاید دیوان کو اِس دیوانہ پن کے جواب سے تعجب گذرا ہو خیر۔ یہہ ملاقات
افسرِ بالادست کو جنکی ماتحتی مین فقیر کارگذار تھا ناگوار گذری۔
درپئے بیخکنی ہوئے۔ خلاف قاعدۂ فینانس و حکم کیابنٹ کونسل۔
و معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ۔ فقیر بورڈ مین جانے کے لئے
طرح طرح پر مجبور کیا گیا ع مبارک ہے وہ سینہ جو کینہ سے پاک ہے
بعد تشخیص وہان سے جواب آیا کہ اِنکے قویٰ اچھے ہین۔ نوکری سرکاری

کی قابلیت اِنمین موجود ہے۔ اور محکمہ سرکار سے بھی بدفعات جوابات
ملتے گئے کہ صداقتِ مدخلہ کافی ہے بوجہ خزانۂ شاہی پر وظیفہ کا
بار نڈالا جاوے وغیرہ۔ اِسپر سکوت نکر کے اپنے ہمرنگ کو جانیکے لئے
اِسقدر ناقابلِ برداشت سختیان کین۔ اور وہ وہ مصیبتین جھیلنی پڑین کہ
الامان ؎ آنکہ شیران را کند روبہ مزاج ✤ احتیاج است احتیاج است احتیاج
جبکہ بے لطفی روزافزون ہوتی چلی ع حق خدمت جو سمجھا اُسکی خدمت ہے عبث
اکثر ضروریات کو نظر انداز کیا۔ اور تھوڑے پر دل کو رضامند و بہ تکمیلِ
مدتِ ملازمت و حصولِ نصف وظیفہ حُسن خدمت بہ تقاضائے دستِ فشارِ
گران باری سے سبکدوشی حاصل کرلی۔ صدہا کی خوشامد و ہزارہا انکارات
سے نجات ملی۔ اَلْخَیْرُ فِیْمَا وَقَعَ۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شانہ بلا خوشامد
احدے نہایت اطمینان و آزادی سے بقیۂ زندگی بسر کرتا ہون طلوع آفتاب

کے ساتھ ہی ایک دو پیہ - اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک روپیہ

بے منت مخلوق خالق دیتا ہے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ -

وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً - دعا ہے کہ خدا تعالی ریاست کو آباد - ورعیت کو

تقوی عطا کرے - جیسی گذری اچھی گذری - ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما

خوش کردی ؛ دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا مشاہدہ

ختم ہولیا - ؎ آخر ہے عمر دوستو اور دل بھی سیر ہے ؛ پیمانہ بھر گیا ہے

جھلکنے کی دیر ہے ؛ بقول شخصے ہمکو دوسری منزل درپیش ہے ؎

تمھیں ہے چلنی عدم کی منزل کہ جسمیں کھٹکا قدم قدم ہے ؛

نسیم جاگو کمر کو باندھو اُٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے ؛

اب لکھوا - وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَاباً وَّ خَیْرٌ اَمَلاً ؕ

یہہ التجا ہے کہ خداوند عالم تمکو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرماوے اور تم اُسکے

احکام کے پابند و عامل رہو۔ اور نواہی سے مجتنب و محترز۔ اور اللہ تعالےٰ طرفین کا خاتمہ بخیر کرے تو نعیم مقیم اور وہان کی یکجائی کا ذریعہ متصور ہے ورنہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ ایک فریق جنت مین۔ اور دوسرا دوزخ مین۔ پس تم خوب غور سے سمجھو کہ ہر ہوشیار آدمی بموجب آیۂ کریمہ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اپنے خدائے برحق و قادر مطلق سے انھین دو باتون کا خواہان و جویان رہتا ہے کہ (۱) دنیا مین باعزت و تندرست رہون اور سب ضرورتین ہر وقت پوری ہوتی رہین (۲) آخرت کی نعمتون سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الٰہی سے محفوظ رہون۔ انھین مقاصد کے پورا کرنیکے لئے دنیا بھر کی تکالیف اور ہر قسم کی آفتون کو اپنے سر پر جھیلتا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام مین کامیاب ہوجانا بندہ کا اختیاری فعل نہین ہے البتہ بندہ کا کام
بندگی اور تابعداری کا ہے اور خدائے پاک سے التجا کرنا امید ہے کہ جزا
نیکی کی نیکی ملیگی ۔عیش کرو جتنا جی چاہے ۔ مگر مرنا ضرور ہے ۔ پیار کرو
جسکو چاہو ۔ مگر اُسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو ۔ جیسا کروگے
ویسا ہی بدلا پاوگے ۔ ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو ؛ مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَہٗ جَزَاءُنِ الْحُسْنٰی
یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اوسکو نیک بدلہ ملیگا ۔
اول ہر مسلمان مرد ۔ وعورت کو چاہیئے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے
ساتھ درست کرے ۔ اور خدا سے ڈرتا رہے ۔ اور نیک کامون کو
بجا لاوے ۔ اور منہیات سے بچے ۔ تو وہ دنیا مین بھی بامراد رہیگا ۔
اور آخرت مین بھی شاد و شادمان ہوگا ۔ ورنہ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ کہلائیگا

جسطرح کہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی یعنی جس شخص نے سرکشی کی۔ اور اوسنے صرف دنیا ہی کو اختیار کرلیا۔ اوسکا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اوسنے اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے روکا۔ اوسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتیں خدا تعالیٰ نے عنایت فرمائی ہیں اوسکا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئے جیساکہ دولت تندرستی وصحت ہے یا ایمان جس سے ہمکو خداتعالیٰ نے سرفراز فرمایا ہے اور یعنی اے اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ مثل چوپایوں کے یا اون سے بھی بدتر ہمکو نہیں پیدا کیا۔

اے خدا قربان احسانت شوم — این چہ احسانست قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالیٰ کے احسانات کو پہچانیگا اوسکا شکر ادا کریگا
شکر کی جزا مزید نعمت ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی مہربانی اور زیادہ ہوگی
جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِن شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ یعنی تم میرا
شکر کروگے تو مین تمکو اور نعمتین عطا کرونگا۔ وَلَئِن کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ
لَشَدِیْدٌ۔ اور اگر تم کفرانِ نعمت کروگے تو میرا عذاب سخت ہے
ع شکر نعمت ہاے تو چندان کہ نعمت ہاے تو۔ جل جلالہ
ہزار بار بشویم دہان بعطر و گلاب ؎ ہنوز شکرِ تو کردن کمال بے ادبی است
جب بندہ خدا تعالیٰ کے نعمتون کو پہچانیگا اور اوسکا شکریہ ادا کریگا تو
رفتہ رفتہ درجات عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبہ رضا و تسلیم تک
پہونچیگا۔ اور اوسکا بندۂ خاص باوفا۔ اہلِ صفا قرار پائیگا۔ مَنْ کَانَ
لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ پس اوس بندہ کی غرض صرف مقصود روحی یعنی

رضا جوئی مالکِ حقیقی باقی رہجاتی ہے - جو کوئی اوسکے پورا کرنے مین رجوع
ہوگیا اوسکا بیڑا پار ہے - پس ہمکو چاہیئے کہ اول ایمان کی درستی کرو
جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ لَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مُوْمِناً
حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَمَالِہٖ - یعنی کوئی
شخص جب تک مومن نہین ہوتا کہ سب گھربار - بال بچون سے زیادہ
اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہو اور وہ
جب پورا مومن ہوگیا تو ضرور اوسکو خدا تعالیٰ کی محبت بھی ہوگی
اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا - اور خدا تعالی کے ملنے کا
راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے - جیسا کہ فرماتا ہے - قُلْ
اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ - یعنی کہدے اے نبی
اگر تم اللہ تعالی کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خدا تعالےٰ

تمھین محبوب رکھیگا۔ پس تم اوسکے فضل و کرم سے ہرگز نا امید نہونا
اور اوسکے غضب سے بے خوف نہ بنّا۔ جو شخص خدا یتعالی سے
ڈرتا ہے سب لوگ اوس سے ڈرتے ہین۔ جو کوئی خالق سے
نہین ڈرتا اوسکو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے۔ ~~~~~

چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت ⁂ چون بدو گشتی ہمہ چیز تو گشت
ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید ⁂ ترسد ازوے جن و انس و ہر کہ دید
تو ہم گردن از حکمِ داور مپیچ ⁂ کہ گردن نہ پیچد ز حکمِ تو ہیچ
از خدا بترس پادشاہی کن ⁂ از خدا مترس ہر چہ خواہی کن

کلام الہی تعالی شانہٗ کے احکام پر جہان تک غور کیا گیا ہے
سب سے زیادہ انھین چار امور پر تاکید اکید ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالی
کو ہمیشہ یاد کرو اور اوس سے ڈرو۔ اوسکا شریک نہ ٹھیراؤ۔

نمازپڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کا تکمیل کے ساتھہ تم بھی زیادہ تر
خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتین شرعی
مخلوق کو مرغوب ہین وہی خالق لاشریک لہ کو پسند ہین۔ خلوص کو
اپنا ہمیر بنانا۔ اور پاس انفاس کے عامل رہنا۔ ذکر عینی سے غافل نہنا
غافل احتیاط نفس یک نفس مباش ؎ شاید ہمین نفس نفس واپسین بود
خالق کے اوامر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ یہہ بڑا گر عبادت
کا ہے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو ڈرو جسطرح حاکم مجازی کے
روبرو جاتے وقت لباس خوش اور حالت درست۔ ہوش سنبھالکر
ہمہ تن گوش ہوکر ہاتھہ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ وپست آواز
مین بات کرتے ہو۔ پکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلاف ادب
جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جبن حاکم کی حکومت

دایمی و بے زوال ہے۔ اور جسکے حکم کا مرافعہ ہے۔ نہ نگرانی و نہ نظرثانی
اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے۔ نہ وہ قابل ضمانت ہے۔ نہ لائق راضینامہ
پس ایسے حاکم مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اوسکے وارنٹ کی فوری
تعمیل ہو جاتی ہے۔ اوسکی مزاحمت کرنیکا کسی کے دل مین خطرہ تک
نہین آسکتا۔ اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے۔ ذرہ برابر ظلم کا شائبہ
نہین۔ لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال اور اپنے ہی جرائم کا
تاہم وہ رحیم و کریم۔ و غریب نواز بھی ایسا ہی کہ ذری سی عاجزی۔ و معذرت پر
عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اپنے ترحم
اور فضل سے کام نہ لے۔ اور انصافاً ہماری بداعمالی کے لحاظ سے
ہمکو سزا دے تو۔ بے شبہ ہم حبس دوام۔ بعبور دریاے شور۔ یا پھانسی کے
سزاوار ہین ہان اگر وہ جان بخشی فرمائے۔ اور بلا مواخذہ ملزم کی

ربانی کا حکم دے تو بیڑا پار ہے۔ پس ہمپر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے
قصورات پر نادم اور اوسکے فضل و کرم کے خواہان۔ و جویان رہین
اے خدا از فضل تو حاجت روا ٭ با تو یاد ہیچکس نبود روا
غیب سے یہہ ندا ہوتی ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ٥
باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ ٭ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہہ ما درگہہ نومیدی نیست ٭ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ
اوسکے خالق ہونیکی۔ آسمان۔ و زمین۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ دریا۔ و نار کے
ذرہ ذرہ بالاتفاق۔ پکار پکار کر شہادت و گواہی دے رہے ہین
کہ اوس قادر مطلق کے سوا کوی ہمارا مالک اور بنانے و قائم رکھنے والا
نہین ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے صفات کے اسطرح قابل رہنا کہ اوسکے

صفات کاملہ سے ہمین ہر آنام سماعت و بصارت وغیرہ عطا ہوئی ہین تمھارو تو نائی
سے قوت بصارت کی یہہ کیفیت ہے کہ پلک اوٹھاتے ہی تمام فضا حتی آسمان کی
سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیر حقیقی چیونٹی کو اُسکے سوراخ اور ریت کو قعر دریا مین نہین
دیکھہ سکتا لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
جبکہ تم از روے قیافہ ہر شخص کی اندرونی بھلی بُری حالت کو تمیز کر لے سکتے ہو تو
کیا اوس قدیر و قیوم کا علم ایسا وسیع نہین ہو سکتا کہ تمھارے دلون کی بات
جان سکے وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۝
جملہ ذرات زمین آسمان ٭ لشکر حق اند گاہِ امتحان ٭ از دہان لقمہ نشد سوے گلو ٭
تا نگوید لقمہ را حق کا دخلو ٭ وہی پاک ذات محیی و ممیت سے مُردہ کو زندہ زندہ کو مُردہ کرنا
تعجب خیز و حیرت انگیز امر نہین ہے مارنے جلانے کی کُنجی اُسکے ید قدرت کے باہر نہین ہو سکتی ہی
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝

اگر تم صوفیہ کے اشغال کے پابند ہوگے تو جب بعض صفات الٰہی سے باخبر ہوگے
یہاں تک کہ جو چیز تمھارے نظروں سے غائب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لوگے
اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کرو مشتے نمونہ از خروارے بعض اصطلاحات تمھارے
علم و عمل کیلئے قید قلم کرتا ہوں (۱) ہوش در دم ہر ہر دم کے محاسبہ کا نام ہے (۲) نظر بر قدم
اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوائے کسی چیز پر نظر نڈالے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے
روبرو دیکھے کیونکہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے لوگوں کی
باتیں سننا بھی اسی میں داخل ہے (۳) سفر در وطن سالک کا صفات بشریہ خسیسہ سے صفات
ملکیۂ فاضلہ کے طرف نقل کرنا ہے (۴) خلوت در انجمن یعنے دل سے خدا کی طرف متوجہ رہنے کا
ملکہ بہم پہونچانا (۵) یاد کرد دفع غفلت کا نام ہے ذکر زبانی ہو یا قلبی (۶) نگاہداشت
جب دل ذاکر ہووے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔
قیامت کا اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح ساری روئے زمین بغیر تخم ریزی کے بارش پڑتے ہی سبز و شاداب

ہو جاتا ہے۔ کیا اوس قدیر و قیوم کے نزدیک جو تمکو ابتدا مین صرف
ایک حکم کُن سے ۔کتم عدم سے ۔حیز وجود مین لایا ہے۔ ایک آواز
صور مین تمکو دوبارہ قبور سے اوٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھہ دشوار
گذار امر ہے۔ یا تمھارے اعمال کا خاکہ تمھارے سامنے کر دینا اور
تمھارے اعضا سے ۔تمپر گواہی دلانا کوئی بڑی بات ہی ہرگز نہین
اوست سلطان ہرچہ خواہد آن کند ॥ عالمے را در دمے ویران کند
بازار احکام جبروتی خویش ॥ جملہ را موجود و یکسان میکند
مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ
ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔
اور عرض کیا۔ کہ بعث ۔و نشر ۔و ظہور حشر ۔قابل اعتبار نہین ۔نہ
عقلمندون کے نزدیک تصدیق اوسکی پایۂ ثبوت کو پہونچی ۔

محض امر خیالی ہے۔ پس دنیا۔ جائے عیش و عشرت۔ و خوشی کا مقام ہے
کھاؤ۔ پیو۔ فکر بے سود عقبیٰ سے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ
مین راسخ الاعتقاد ہون۔ کہ ظہورِ قیامت اور ذرہ ذرہ مواخذۂ
اعمال مردم بروز حساب صحیح و لازمی امر ہے۔ مین خدا۔ و رسول خدا
کے حکم پر عمل کرتا ہون۔ ولو بفرض محال۔ تیرے خیال کے موافق۔ قیامت
کا کوئی اثر نہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہین
رکھتا ہون۔ مخطی و عاصی نہوا۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔
جسطرح قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی
تو مینے ضعف اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو ماخوذ و ملحد ہوا۔
مجھے خیال امور دوامی عقبیٰ کا ہے معاملۂ دو روزۂ دنیا کا اعتبار نہین ہے
افسوس ہے کہ اسوقت بھی بعضون کا خیال ہے کہ مرنیکے بعد عذاب

کسکو ہوتا ہے قطرہ جاکر دریا مین مل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پس ایسی گفتگو سُننے سے بھی پرہیز کیا کرو
کہ جس سے صریح قرآن و حدیث کا بطلان ہو جاتا ہے۔ ایمان باقی نہین رہتا معراج جسمی آنحضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح نگاہ سات طبقین ایک پر ایک لگاکر
آسمان پر نظر کرنے سے پار ہو جاتی ہے۔ اور آپ کا جسم مبارک۔ ہماری روح سے بھی
لطیف تر تھا۔ ؎ صاحب عرش بلائے جسے نعلین سمیت ٭ کون کہتا ہے اوسے
پاؤن سے نعلین اوتار ٭ تقدیر کے اسطرح قائل رہنا کہ وہ ٹلانے سے کسیکے نہین ٹلتی
ع تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھ نہین چلتی ٭ اور یقین جاننا کہ جو خداتعالیٰ نے تمہاری تقدیر مین
لکھدیا ہی وہ بلا شائبہ شک و آمیزش شبہ ملیگا اگرچہ تمام جہان اوسکے روکنے کی کوشش کرے۔ اور جو قسمت مین
نہو سارا جہان اسکے ملنے کیلئے زور لگادے نہ ملیگا۔ غور کرو تمہاری نوکری کے معاملہ مین نہ فقیر نے
کسیکی خوشامد کی نہ تم کسیکے نزدیک التجا لیگئے گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلاف توقع مسبب نے
کس آسانی سے نوکر کرادیا ؎ کارساز ما بفکر کار ما ٭ فکر ما در کار ما آزار ما ٭ ؎ سر نوشت ما

بدستِ خود نوشت کہ خوشنویس است ونخواہد بد نوشت ۔ بخلاف را فقیر تمنے عجلت طبعی سے
اپنے اضافہ ماہوار و ترقی کیلئے بجد کوششیں کین ۔ سب کو دنیا کی ہوس خوار لئے پھرتی ہے
کون پھرتا ہے یہہ مردار لئے پھرتی ہے ۔ دل اگرفتار ہی میں تنہا نہ یہہ دیکھ کیون ہوتا ہے میرے پہلو ہی
مین ہے دشمن جانی افسوس ہے اپنے اعلی افسر سے بذریعہ جنگ بہادر تعارف کرایا ۔ اور عمائدین و
معززین کے سفارشی رقعات بہم پہونچاے ۔ اے خواجہ اگرچہ حال دنیا طلبی رزق تو مقدر ست
بیجا طلبی تو ہیچ از تو خدا طاعت فردا طلبد ۔ کامروز ازو روزی فردا طلبی ۔ تمھارے افسر اعلی کی
توجہ خاص تمھارے حال پر مبذول رہی ۔ تمھارے حقوق کو تسلیم کیا ۔ زبانی و تحریری مکرات و مرات وعدے
بھی کئے آخر نتیجہ اسکا معلوم ۔ گر زمین را با آسمان دوزی ۔ نہ دہندت زیادہ از روزی ۔ تو بھی دستان
قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل ۔ کہ خضر از آبِ حیوان تشنہ می آرد سکندر را ۔ ظاہر ہی کہ دنیاوی تردد و
پیروی میں کوئی حد و حصر باقی نہ رکھے ۔ شرق سے غرب جنوب سے شمال و تحت سے فوق تک سلاسل و انتہائے
تدابیر کو پہنچائے تو طائر مقصود بیخواست خواہندہ حقیقی کیونکر گرفتار ہوگا ۔ تاوقتیکہ اشارہ ادبِ لم یزلی عزاسمہ

مین ہمارے ظاہر نہو کوئی امر خواہ صغیر ہو یا کبیر صفحۂ ظہور پر جلوہ گر سطح ہوگا ہر تار کو جنبش دیہر ساز کو آواز

اوسی بیچ و پن سے ہی جنبش قرار پا ہوا رکا ہونا کمال لیاقت و عقلمندی پر منحصر نہین ہے اگر روزی بدانش

بر فزودے ز نادان تنگ تر روزی نبودے لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالیٰ۔ دنیا کو جو اسباب ظاہر

سے تعبیر کرتے ہین یہان اسقدر تردد جائز ہی کہ۔ بر توکل زانوے اشتر بہ بند بلکہ اسی مین منہمک ہون

لوگ طول امل کو تدبیر سمجھتے ہین۔ اور تدبیر کو تقدیر پر ڈالتے ہین۔ کسریٰ کو تعمیر ایوان مین کیا کچھ تدبیر تھی

افلاطون کو تقریر فلک بینی کیا نفع دیا نہین سنا تو کہ سلطنت فرعون کے سر پر کیا لائی اور دولت

قارون کے ساتھ کیا کیا اگرچہ دنیا وی امور بظاہر منحصر ہین تدبیر پر۔ واصل تدبیر تقدیر۔ و تقدیر

غالب ہی تدبیر پر۔ کیونکہ وہ علوی ہے اور یہہ سفلی مثنوی بیخبر دان تخم امل کاشتند ز آغاز ان کشت

چہ بر داشتند ز رخت امل بند کہ تاجر شوی ز آمدی بار مسافر شوی ز اصل تدبیر یہہ ہی کہ رضائے

حق تعالیٰ مین کوشش کرے تا بر تبع خجالت نہ پہنچے شرط بندگی یہہ ہی کہ اگر چاہ مین گرے تو اپنے آنکھون کو

ملامت کرے اگر جاہ سے ملے شکر نعمت خدا بجا لائے جبکہ حسب خواہش انسان کسی امر کا ظہور وقوع مین آئے تو

اسکو تدابیر ضبو عہ و محنت ہاے شاقہ پر اپنے حال کرنا چاہئے بلکہ نوازش و کرامت خالق پر اپنی نگاہ رکھے۔

الحاصل تدبیر کہ ذریعہ سے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اچھی جیسی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی تدبیر سوجھائی جاتی ہے

پس تدبیر کو بھی ہاتھ سے نہ دینا مگر اسی میں غرق نہ ہونا پیش از وقت بیش از قسمت نہ چاہنا۔ دعا سے غافل نہ بننا

کہ اسی سے ہر مشکل امر آسان ہو جاتا ہے۔ اور یہی عاجزی بندگی بیچارگی کی علامت ہے ؎ قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے

جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا۔ بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا۔ غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا۔ مثنوی

بکار را و نشاید و ہم بد کرد۔ بدی را بادم نسبت بخود کرد۔ ہمہ تقصیر است از مرد دانا۔ مگر نشنیدۂ اِنَّا ظَلَمْنَا۔

افعال شیطانی اور افعال رحمانی میں بخوبی تمیز رکھنا بھی ضروری ہے ؎ نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر

کہ ہر چہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر۔ مذہب کی تحقیق میں گرنہ پڑنا کہ کسی کی عمر اس راہ میں پوری نہو سکی ہو بفرض محال تم

محقق بھی بنے۔ تو اس سے کیا حاصل اسلئے کہ محقق بننے کے بعد بھی تمکو عمل کرنا لازمی ہے۔ اس خود رائی سے آدمی

گمراہ ہو جاتا ہے شفاعت قرآن و پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محروم و ناکام رہجاتا ہے۔ پس تحقیق کے پردہ میں اعتقاد کو

ڈانواڈول رکھنا اور عمر عزیز کو برباد کر دینا عقلمندی نہیں ہے۔ سلف صالحین جو راہ بتلا گئے ہیں وہی کافی مقصود ہے

شبانہ روز عمل صالح کئے جاؤ کہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملنے والا ہے
جیساکہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ه دوسری
جگہ نَقِيرًا ہے - یعنی تمکو تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا - اور تم ایک
خرما کے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ سمجھے جاؤگے - بخلاف
اسکے اگر عمل نکروگے تو اپنا سر اپنے ہاتون سے پیٹوگے - اور قیامت کے
روز کہوگے کہ ہمکو لوٹ جانے دیجئے تا کہ اچھے کام کر آوین حکم ہوگا
کہ اے احمق تو وہان سے ابہی چلا آتا ہے - اب تلافی مافات کی -
مہلت کہان - حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ دنیا کے کام
اتنے کرو جبتک دنیا مین تمھارا قیام ہے - اور آخرت کا کام اسقدر
کرو کہ جتنی آخرت کو بقا ہے - اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی
تمکو حاجت ہے - اور دوزخ کا کام اتنا کرو جسقدر عذاب کا تحمل کر سکو

لقمان حکیم سے منقول ہے کہ مینے چار سو کتب سے پانچ امر منتخب کرلئے دو بھول جانیکے۔ تین یاد رکہنے کے۔ موت کو خدا کو۔ اور جسنے اپنے ساتھ احسان کیا ہو۔ اوسکو نہ بھولنا۔ تونے کیسکے ساتھ احسان کیا ہو اور کسینے تیرے ساتھ بدی کی ہو ان دونوں کو بھول جانا۔

الغرض فضول گو نہ بنا کہ اسمین وقار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے۔ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ مَنْ تَکَلَّمَ بِمَا لَا یَعْنِیْہِ ھَوٰی اِلٰی جَھَنَّمَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔ یعنی جو شخص فضول و غیر ضروری بکتا رہے تو وہ جہنم کے گڑھے مین ستر سال تک دھنسایا جائیگا۔ تا بمقدور امکان زبان بند رکھنا کہ فساد کی یہی جڑ ہے۔ سَلَامَتُہُ الْاِنْسَانِ فِیْ حِفْظِ اللِّسَانِ۔ دو سننا تو ایک کہنا۔ کیونکہ دو کان و یک زبان عطا ہوی ہے ع

خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمی آید ؎ خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبان اللہ کے ذکر سے اور دل اوسکے فکر مین مشغول رکھنا چاہئے دل بیار۔ دست بکار

رباعی کم گوئی جز مصلحت خویش مگوئی ؛ چیزیکہ نپرسند تو از پیش مگوئی ؛ گوش تو دو

داد ندو زبان تو یکے ؛ یعنے کہ دو بشنو و یکے بیش مگوئی ؛ اوسے نہین یک لحظہ خالی

تجھ سے بیرون و درون میرا ؛ کہ دل مین یاد ہے تیری زبان پر نام ہے تیرا ؛

ہر حال مین استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا کہ دنیا کی کوئی اڑی ایسی نہین ہے جو

ٹل نہ جاے۔ اور کوئی دشواری نہین جو سہل نہو جاے کہ اِنَّ مَعَ العُسرِ یُسرًا۔ وارد ہے

ے استقامت ای پسر اول گزین ؛ از درخت وصل بعدش خوشہ چین ؛ خبردار تکالیف

و مصائب کا کسیکے سامنے گلہ نکرنا۔ بلکہ صبر و شکر بجالانا۔ جیسا کہ قرآن پاک مین خدا تعالیٰ

فرماتا ہے کہ۔ وَالَّذِینَ اِذَا اَصَابَتھُم مُصِیبَۃٌ قَالُوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون

اُولٰئِکَ عَلَیہِم صَلَوَاتٌ مِن رَبِّہِم وَرَحمَۃٌ وَاُولٰئِکَ ھُمُ المُھتَدُونَ یعنی جو

لوگ کہ جب اونکو کوئی غم و مصیبت پہونچتی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم خدا کی ملک ہین

اور انجام کار اوسیکی طرف واپس جائینگے۔ پس اونپر خدا کی عنایت و رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پانے والے ہین۔

خالق سے گناہ کی مغفرت وبخشش کی امید ہے۔ مگر خلائق کے گناہ سے بچتے رہنا۔ کہ حق العباد کی پرسش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے۔

بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی بہی اطاعت و مزاجداری کرنا۔ فی زمانا یہی عین مصلحت۔ اور بمقابلہ لیاقت کارآمد ہے۔ اوسکی سختی و برا کہنے کو برا نہ ماننا۔ مگر حتی الامکان مایۂ عزت ہاتھہ سے نہ کھونا کیونکہ غرض ملازمت سے چار پیسے پیدا کرنا ہے۔ اور عزت ہی کیلئے پیدا کئے جاتے ہین۔ جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل کرنیکی کوشش کرنا۔ ناجائز ذریعہ سے کاربراری مین انسان ذلیل ہوتا ہے اور زک اوٹھاتا ہے۔ دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ جسمین

دین کو کچھ بھی نقصان نہ پھونچے۔ ورنہ وہ فعل لغو محض ہے۔ دنیا کو مثل
سایہ کے تصور کرو کہ پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے ؎ خواب مرگ و
خوابگہ قبر ست و بیداریست حشر ؛ چشم اگر بینا بود ہر روز روز محشر ست
نیک نیتی و ہوشیاری سے کار مفوضہ انجام و انصرام دیا کرو۔ ؎
تو پاک باش برادر مدار از کس باک ؛ زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ
فصل خصومات کی خدمت۔ و پیشہ وکالت سے گریزاں ہونا کہ حرام
و شبہات کا اندیشہ ہے بعض ملازمت صریح حرام۔ بعض قریب تر حرام۔
بعض حلال۔ بعض حلال سے قریب تر ہیں۔ اسکی تفصیل تفسیر کشف القلوب
پارۂ قد افلح المومنون میں واضح طور پر موجود ہے۔ مَنْ اَعَانَ ظَالِماً
فَهُوَ ظَالِمٌ صحیح حدیث شریف ہے۔ جہاں تک ہو سکے آیندہ
حلال۔ یا قریب تر حلال۔ کی ملازمت ڈھونڈو۔ جب تک حلال طیب۔

نوکری نہ ملے خود کو قصوروار تصور کرو۔ اور کھاتے وقت ہر آنکھ سے
چار چار آنسو بہاؤ۔ اور خدا تعالیٰ سے طلب معاشِ حلال کی التجا کرو۔
دیندار طلب مال میں دین کو برباد نہیں کرتا۔ دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالنا
اور یہہ سمجھنا کہ مال و اولاد کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامت ہے
کافروں کا مقولہ ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد۔ دنیا گذشتنی و گذاشتنی
بہر طور گذر جاتی ہے ؎ چندین غمِ ما بحسرتِ دنیا چیست ٭ ہرگز دیدی
کسیکہ جاوید بزیست ٭ این یک نفسی کہ در تنت عاریت است ٭ با عاریتے
عاریتے باید زیست ٭ بحد امکان مدعی۔ یا مدعی علیہ۔ کی حیثیت سے
عدالت کی کرسی تک نجانا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسر شان نہ سمجھنا
کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ
یعنی سچی گواہی مت چھپاؤ۔ اور جو شخص چھپائیگا وہ گناہ گار ہوگا۔

البتہ جھوٹی گواہی نہ دینا۔ اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا مین جھوٹ بولنے والیکا
رزق کم اور عزت کو نقصان پہونچتا ہے۔ اور آخرت کے عذاب
مین مبتلا ہوتا ہے ۔ دروغ اے برادر مگو زینہار ؛ کہ کاذب بود
خوار و بے اعتبار ؛ مردم آزاری ہرگز نہ کرنا کسیکے دل کو نہ دُکھانا
۔ بترس از آہِ مظلومان کہ ہنگامِ دعا کردن ؛ اجابت از درِ حق
بہر استقبال می آید ؛ نیک آدمی کی زبان و ہاتھ سے کسیکو رنج نہین
پہونچتا ہے رباعی خواہی کہ ترا رتبتِ ابرار رسد ؛ مپسند کہ کس را
ز تو آزار رسد ؛ از مرگ میندیش و غمِ رزق مخور ؛ کین ہر دو بوقتِ
خویش نا چار رسد ؛ خیالات کا نیک رکھنا ہی معرفت الٰہی ہے
فقیری علیست تصحیح خیال است ۔ اور اعضا کی حفاظت در حقیقت
اطاعت ہے ۔ فرائض کا بر وقت ادا کرنا تمپر فرض ہے ۔

اگر ادا کروگے تو جزا پاؤگے۔ نکروگے تو سزا اور خدا کی سزا سخت تر
ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْھَا۔ اور جسقدر
موقع ملے نوافل بجالاؤ ورنہ بُرے افعال سے جوارح کو بچاؤ۔ اپنے
فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظر انداز نکرو۔ ہمیشہ سیر چشم اور کار خیر
مین مصروف رہنا۔ مگر نہ اسقدر کہ خود محتاج اور فقیر ہو جاؤ۔ نوبت
دوسرون سے استمداد اور سوال کی پہونچے۔ کہ خدا تعالی فرماتا ہے
وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْھَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا
یعنی نہ اسقدر بخل اور کنجوسی کرو کہ گویا ہاتھ گلے کو باندہ لو۔
اور نہ اسقدر دست کشائی کہ ملامت اور حسرت زدہ ہو بیٹھو۔
سب سے پہلے اپنے اہل و عیال۔ خویش و اقارب۔ کا نان و نفقہ مقدم ہے
اسکے بعد دوسرے رشتہ دار مستحق خیرات ہین۔ اسکے بعد اور دوسرے لوگ

اے جانِ جانانِ من - وے روحِ من - ریحانِ من - میرے بعد تم اپنے مان اور بھنون کے تا دمِ زندگی خبر گیران رہنا - بڑی بھنون کا ادب چھوٹی بھنون پر شفقت رکھنا - تم سب کے بالاتفاق بہئیت مجموعی رہنے مین میری خوشنودی متصور ہے - اگر وہ تمکو اچھا نہ سمجھین تو خیر مضایقہ نہین - مگر تم اون کے حقوق کو سمجھنا - کیونکہ اگر وہ خدانخواستہ اپنی التجا دوسرے کے پاس لیجاوینگے تو تم خود اوسکو گوارا نکر سکوگے - دیکھو خبردار بھنون کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ مین انکو تم سے کم نہین جانتا ہون - مکان مسکونہ تمھاری والدہ کے نام کا ہے - اسکی مرمت شکست و ریخت کرتے رہنا - کہ تمھارے بزرگون کے نام کی بقا ہے - اوسکے اتلاف اور بربادی کیلئے کیسکو دست اندازی کا حق نہین - ورنہ بے گھر ہو جاوگے - دربدر کرایہ کا مکان لیکر ذلیل ہوگے

تیسری تجہیز و تکفین میں دخل در معقولات نکرنا۔ کسی قسم کے رسوم ناجائز کا ارتکاب نہو۔ تابوت پر چادر کی ضرورت ہے۔ نہ پھولوں کی چادر کی۔ بلکہ آل بتول رضی اللہ عنہا مسند نشین رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت پیر و مرشدم کو اختیار تامہ حاصل ہے انکی ہدایت پر عمل کرنا

ہاتھہ خالی اوس طرف جاتا ہوں میں ؏ اور تہی دستی سے شرماتا ہوں میں

دستگیر ادستگیری کیجئے ؏ آبرو میری وہان رکھہ لیجئے

ہیں جو لوگ میت کے ساتھہ رہینگے اونکو حسب مدارج اخلاق سے رخصت کرنا۔ اور وقتِ موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نکرنا عمدہ ترین سلوک لوگون کے ساتھہ کھانا کھلانا ہے میرے دوستون کی تعظیم و تکریم سے اور اونکا ادب نیازمندانہ ملحوظ رکھنا۔ کہ مثل میرے وہ بھی تمیز شفقت بزرگانہ مبذول رکھیں۔ اور اپنے دوستون کی

حقارت نکرنا۔ تاکہ تمپر اونکا اعتماد زیادہ ہو۔ جو شخص تم سے مشورہ لے بلا لحاظ اپنے
نقصان کے اوسکو نیک مشورہ دینا حتی الامکان کسیکے نزدیک التجا نہ لیجانا
اجیانا اگر ضرورت لاحق ہو تو۔ دل سے پوچھنا۔ استخارہ کرنا خراب نہیں ہوا جس نے
استخارہ کیا۔ دیکھو طبرانی در اوسط۔ سعادت اولادِ آدم ہے استخارہ کرنا اللہ تعالی
سے۔ اور بدبختی ابنِ آدم ترکِ استخارہ ہے اللہ تعالی سے۔ دیکھو حصن حصین صفحہ ۱۱
حاکم و ترمذی سے ؎ دل را اگر تو صاف کنی ہمچو آینہ ٭ بیشک جمال دوست
نماید معاینہ ٭ او در دلِ منست دل من بدستِ او ٭ چون آینہ بدستِ من
و من در آینہ ٭ سائل کا سوال بقدر امکان رد نکرو۔ اور خود کسی سے کسی قسم کا سوال
نکرنا۔ کہ حرام ہے۔ ؎ اے قناعت تو نگرم گردان ٭ کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
خدا کے آگے بندگی اور حاجت مندی کا اظہار یہی کیا کم صلہ ہے ؎ خدا گر بحکمت
بہ بندد درے ٭ کشاید بفضل و کرم دیگرے ؎ او چارہ کار بندہ داند ٭

چون ہیچ وسلیقش نماند ۔ آمد و خشم مین حاسد پیدا ہو جاتے ہین چھوڑ جانے
سے ورثہ مین جھگڑے قائم ہوتے ہین عفو کی جگھہ عفو کرنا۔ اور غصہ کی
جگھہ کمی نکرنا ؎ درشتی و نرمی بہم در بہ است ۔ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است
مگر دبتے کو دبانا خلافِ مردانگی جاننا۔ عالم کو صراف اور زبانِ خلق کو نقارۂ
خدا جاننا۔ اور اون سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خوگر رہو۔ اور اوس کی عادت ڈالو
جیسا کہ شیخ سعدی کا قول ہے قطعہ درخاکِ بیلقان چو رسیدم بہ عابدے ۔ گفتم مرا بہ تربیت
از جہل پاک کن ۔ گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ ۔ یا انچہ خواندہ ہمہ در زیرِ خاک کن
اور سب سے مِل جُل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہلِ دین کی متابعت
اور اہلِ دنیا کی موافقت اسی مین متصور ہے ع خوشامد ہر کرا گوئی خوش آمد
؎ شیوۂ عاجزی نہ چھوڑ اے فیض ۔ یہ وہ شئے ہے نہین خدا
کے پاس ۔ ہاتھ مین ہاتھ ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ٭ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

شرافت شریفانہ چلن کا نام ہے۔ اگر کوئی نیکی نہ کرسکو تو کم از کم اپنے نیت ہی کو نیک رکھو۔ صحیح حدیث ہی کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ مثلاً مکان مین روشندان قائم کرنا چاہو تو۔ اذان کی آواز سُننے کی نیت رکھو۔ ہم خرما و ہم ثواب ہوا و روشنی سے استفادہ ہو جاتا ہی **قرض نہ لینا**۔ وعدہ سے ٹہکے۔ ایفا کا خیال رکھنا۔ ورنہ ساقط الاعتبار ہو جاؤ۔ اور منافق کہلاؤگے۔ بساط سے بڑھکر پاؤن نہ پھیلاؤ

؎ بران عقل و دانش بباید گریست ٭ کہ آمد بود و نو زدہ خرچ بیست**

نوٹ** فخر نہیں بلکہ شکریۃً فقیر کہتا ہی کہ عمر بھر کبھو کسی سے فقیر نے قرض نہیں لیا۔ البتہ اکثر خویش و بیگانون کو عند الضرورت قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کر لیتا۔ عید۔ بقرعید۔ شادی۔ مہمانی تیمارداری۔ سفر۔ وغیرہ روزمرہ کے مصارف کی مدّات سب کچھ اسمین موجود ہوتے۔ اسمین ایک پس انداز کا مد بھی ضرور رہتا۔ اسکی حفاظت و نگاہ داشت مین ضرورت پر بڑی مدد ملتی۔ جب تنخواہ کی کمی زیادتی ہوتی۔ فوراً دوسرا موازنہ مرتب کر لیتا۔ کبھو گنجایش موازنہ سے بڑھکر مصارف نہین کئے۔ شاذ و نادر ایسا ہوا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت۔ دوسرے ضروری مدمین صرف ہوئی ہے۔ اسی لئے محسود خلائق ہوا تغیر اخیر مضائقہ نہین
الحمد للہ قرض لینے سے خدا تعالیٰ نے ذلیل نہین کیا۔
اکثر دوست احباب اپنا اپنا موازنہ فقیر سے مرتب کرا لیا کرتے۔

کلام مین ہمیشہ اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مدنظر رکھنا۔ نہ ایسے میٹھے ہو۔
کہ کوئی نگل جاے۔ نہ اتنے کڑوے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ چلو۔
کہ پیچھے رہ جاو۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھا کر گر پڑو۔ بہرحال میانہ روی اختیار کرو
تے سادگی مین لطف نہ کچھ بانکپن مین ہے۔ خیر الامور اوسطہا کے چلن مین ہے
مہمان کی تواضع کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ درحقیقت
اپنے تقدیر کا کھاتا ہی۔ اور تمھارا نام نیک ہوتا ہی ے شکر بجا آر کہ مہمان تو ؤ
روزئی خود میخورد از خوان تو ؤ اگر کوئی مکان پر آوے تو جس حال مین ہو نکل آؤ کہ وہ بڑی
دور سے تم تک امیدوار ہوکر پہنچا ہے۔ بقول ے حدیث شریف* اکثر اعمار

نوٹ* - یہہ تو تمھارے روبرو کا واقعہ ہے۔ کہ فقیر کھانا کھا رہا تھا۔ ایک شاہ صاحب نے آکر آواز دی۔ تم نے کہا کہ
اسکے پیشتر بھی دو مرتبہ آچکے ہین۔ مجھے خیال ہوا کہ کھانے سے فارغ ہوکر جا ملینگے۔ دل کی طرف رجوع کیا
مفتی حقیقی نے حکم لگایا۔ کہ تو بڑا عہدہ دار۔ یا عالم نہین۔ اسکو دھوپ مین کیون کھڑا کرتا ہے۔
کھانا جاتا کہان ہے۔ واپس آکر کھانا۔ پس فوری تعمیل کی۔ وہ بیچارے شرم کے مارے۔
جھوٹا ہاتھ دیکھکر ازبس خوش ہوے اگرچہ روپیہ بھی انکو دیتا۔ اتنے خوش نہوتے۔ اوس روز سے
اونکو دوچند عقیدت ہیچمیز سے ہوگئی۔

اُمَتِی بَینَ السَّبعِینَ وَالسِّتِّینَ فی زمانِنا۔ انسان کی زندگی ساٹھ ستر سال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے۔ اِسکے بعد تو اسکو مجبوراً دنیا سے چلنا پڑتا ہے ؎ بندے دہمت اگر من داری ہوش ٭ از بہر خدا جامۂ تزویر مپوش عقبیٰ ہمہ روز راست و دنیا یکدم ٭ از بہر دمے ملکِ ابد را مفروش ٭ اتنے جلنے کا بھی کیا یقین ہے۔ کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ ؎ راستہ ملکِ عدم کا بھی ہے کتنا ہموار ٭ آنکھہ بند کر کے چلے جاتے ہین چلنے والے ؎ کوئی آرام تو ہے قبر مین انسان کیلئے ٭ جان سب دیتے ہین اس خانۂ ویران کیلئے ٭ بیس ڈالا ہے ہمین آتے ہی تو نے اے قبر ٭ یہی دستور تواضع کا ہے مہمان کیلئے ٭ یہہ ظاہر ہے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیاوی منافع کے خیال سے ہوتی ہے۔ دین سے اوسکو سرِمو تعلق نہین ہے ؎ صد حیف یہہ مرنیکے لئے جینا ہے ٭ اِس جینے پہ یہہ بغض و حسد کینہ ہے ٭ دارا کا

رہا تخت نہ جامِ جمشید۔ احوال سکندر کا تو آئینہ ہے۔ عربی علم تو ہمارا مذہبی
علم ہے دینداری کا دار و مدار اسی پر ہے جب تک عربی علم پر عبور نہو۔
قرآن و حدیث کے مضامین۔ اور اونکی فصاحت و بلاغت کی دریافت پر
کوئی قادر نہین ہو سکتا۔ گویا بغیر عربی کے احکام الٰہی سے بیخبری ہے۔ پس
اِس عقل خام پر صد گونہ افسوس ہے کہ خیال محال پچاس ساٹھ سال کی خیالی زندگی
کے آرام سے بسر کرنے کی توقع پر لندن وغیرہ جاکر عمر کا ایک بہت بڑا بھاری حصہ
صرف کر کے بڑی جان فشانی سے۔ یم۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ و ایل ایل
ڈی۔ بیرسٹرایٹ لا وغیرہ کی ڈگریان حاصل کر کے فخریہ دنیا عیش سے گذرنے کی امید
کرتے ہین۔ ع آنرا کہ عقل بیش غمِ روزگار بیش۔ مگر اس سے بیخبر ہین کہ کس وقت
موت آجائیگی ؎ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہین۔ سامان سو برس کا ہے
کل کی خبر نہین۔ بعض تو انگریزی طالب علمی ہی مین مرجاتے ہین۔ اور

بعض تعلیم پاکر ملازمت ملنے سے پہلے چل بستے ہین۔ رباعی
تا کے بغم منضج و مسہل خوردن ؛ خود را زِ تردد این ہمہ افسردن ؛ انسے درد
اجل چو ہیچکس را نگذاشت ؛ بر زیستن اینقدر نباید مردن ؛ سے غافل تجھے
گھڑیال یہہ دیتی ہے منادی ؛ خالق نے گھڑی عمر کی اکیاور گھٹادی
اور بعض کو اس دنیاے ناپایدار سے فائدہ اوٹھانیکا موقع مل جاتا ہے ع
آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ؛ مگر دارِ آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دواما
رہنا ہے۔ اور اوسکے حصول کا ذریعہ علم عربی ہے اوسکی تحصیل کی
کچھہ بھی فکر نہین ہے۔ عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے۔ بنگلے
و محل سرائین اور کوٹھیان۔ تیار کیجاتی ہین۔ سے کسری کے سے گر محل
بنائے تو کیا ؛ قارون کے سے گنج ہاتھہ آئے تو کیا ؛ جب سر پہ قضا
پکاری انا للہ ؛ آئے تو کیا وگر نہ آئے تو کیا رباعی غرہ چہ شوی

بمسکن و کاشانہ ؂ بر عمر کہ ہست حاصلش افسانہ ؂ ہمخوابہ بادی وہم از وزنی شمع
بر رہگذر سیل چہ سازی خانہ ؂ افسوس ہے کہ جہان ہمکو قیام دوام کرنا ہی
وہان کیلیئے سفال پوش یا خس پوش مکان بنانے کی بھی فکر نہین ہے۔ ۹
طفلی نہ رہی کہ تھی وہ جانیوالی ؂ کیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی ؂ پیری کو
رشید تم غنیمت جانو ؂ اب فصل نہین ہے کوئی آنیوالی ؂ ایک شخص قوم
بنی اسرائیل سے سات سو برس کی عمر تک ٹر کے جھاڑ کے نیچے زندگی
بسر کرتا تھا۔ لوگون نے اُسکو پانی اور دہوپ کی تکلیف سے بچنے کی غرض سے
مکان بنانے کی راے دی۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی تو جینا ہے
اتنی تہوڑی مدت کیلیئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا۔
منہمکانِ دنیا ہنسینگے اور ہم کو دیوانہ کہینگے۔ ہم بھی اونکو احمق سمجھینگے
اِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْکُمْ کَمَا تَسْخَرُوْنَ ؂ آیفر زند وقت موجود

کو عزیز رکھنے والا شخص درحقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ
دوست احباب دنیا کی سب چیزین تو پھر بھی مل سکتی ہین۔ مگر وقت
جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہین مل سکتا ؎ عمر تو باشد
مثال آب جو ٭ آب رفتہ باز کے آید بجو ٭ وقت کی پابندی جو اب
انگریزون نے اختیار کرلی ہے۔ فی الحقیقت یہہ قدما اور پیشروان
مذہب اسلام کا عام دستور تھا۔ اپنا وقت ضائع۔ اور دوسرے کا وقت
خراب کرنیوالا۔ بڑا مسرف اور بیدرد شخص ہے۔ دیکھو متقدمین کے
کارنامے کہ اونھون نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کارآمد نتائج نکالے
اور اوسکی کیا کیا یادگارین دنیا مین چھوڑین۔ الغرض مشورہ لینے مین
عار نکرنا مگر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہوجاتا ہے ؎
خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش ٭ با کسی گفتن و گفتن کہ مگوی ٭ ہر ایک فعل اول ہی سے

ایسا سوچ سمجھکر کرنا چاہیئے کہ اوسکے چھپانیکی ضرورت اور نوبت ہی نہ آوے

؎ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ٭ در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست

فی زماننا۔ وہ لوگ تو بہت کم ہین۔ جو خدا تعالی سے ڈر کر گناہ نہین کرتے

اکثر لوگ شرما شرمی سے بھی بُرے کامون سے بچتے ہین۔ اگر تم مین

خدا ترسی ہے۔ تو چشم ما روشن و دل ما شاد۔ کیونکہ کَمَا تَعِیشُونَ تَمُوتُونَ

کَمَا تَمُوتُونَ تُبعَثُونَ۔ حدیث شریف مین وارد ہے۔ ورنہ دنیا کی

شرم وحیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہیئے۔ کہ اوسکا ثمرہ آخرت مین بھی

سرخروئی متصور ہے کہ اَلحَیَاءُ شُعبَۃٌ مِنَ الاِیمَانِ۔ یہی حدیث صحیح ہے

؎ شاد باش وایمن و فارغ کہ من ٭ آن کنم با تو کہ باران با چمن ٭ مضر اخلاق

گندہ مذاق۔ شرمناک رسومات۔ یعنی جلسے۔ وروشنی۔ وآتشبازی

ورقص۔ وغیرہ نے ہماری قومی سلطنتون کو بیخ وبنیاد سے اُکھیڑ دیا

فرمان ایزدی کی خلاف ورزی سے ہمارے قوم پر پھٹکار رہی ہے
جہان رقص طوائف ۔ وناٹک ۔ وغیرہ ہوتا ہے وہان لعنت قہار نازل
ہوتی ہے ۔ ایسے مہمل مجالس کی شرکت سے دواماً نافرو گریزان رہو ۔
احیاناً وہان موت آجاے ۔ جہان کا مرنا پسند نہین ۔ اوس مقام کا جانا
بھی پسند نہین جس طرح ہیضہ وطاعون وغیرہ جہان نمودار ہوتا ہے
نہین جاتے ۔ بدرجہ اولیٰ ایسے مہمل تقاریب سے بچنا بھی لازمی امر ہے
مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ ۔ جن بیوقوفون نے بہشت و دوزخ وعدہ ۔ وعید
رب جلیل کو امر خیالی ۔ و بازیچہ طفلان ۔ تصور کرلیا ہے ۔ اُنسے ہم کو
بحث نہین آیہ اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ
کریمہ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ
آور فاسق ۔ و فاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے اور اوسکا تحفہ

وہدیہ لینے سے حتیٰ کہ دعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کرو کیونکہ کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الٰہی تعالی شانہ ہیں واسطے
جہان والوں کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاوے فاسق غضبناک ہوتا ہے
یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ رَبَّنَا اِھْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔ جب کوئی کام تمھارے خاطر خواہ ہو جاوے تو
دو رکعت نفل شکریہ نماز ادا کرنا اور اپنے کُل کاموں کو اوسی قادر مطلق کے
حوالہ کرنا کہ یہی کلیہ اوسکے راضی رکھنے کا ہے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۔ باطن سنبھالے رہنا تا ظاہر خود بخود درست
ہوجائے اور ریا کرنیکی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتوں کو روز بروز
ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کر سکو ۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی
ضرورت ہی نہ پڑے ۔ مختصر یہ وزری پر دل حریص کو رضامند کر لینا و

خَیْرُ الرِّزْقِ مَا کَفٰی - کیونکہ بمقابلہ امرا فقرا پانچسو سال پیشتر داخل بہشت ہوینگے
کھادی پہننا - کمل اوڑھنا - بوریای بیریا بچھانا - فقیرانہ گذران کرنا ضروری
دنیوی حاجتون سے جلد فارغ ہو کر مسجد مین جا بیٹھنا - اولی ہے اور سنت ہے
حرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان ؛؛ آنچہ من درکار دارم بیشتر
درکار نیست - خدا تعالی سے التجا ہے - کہ تمھاری دنیا اتنی کشادہ نہو کہ
وبالِ جان ہو جاے - اور اوسی مین منہمک رہو ؎ آب در کشتی ہلاکِ کشتی است ؛؛
آب زیر کشتی آنرا پشتی است ؛؛ اور نہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر جمعی
سے نہ کر سکو - متوسط درجہ مین رہو - ہاں خدانخواستہ جب کوئی مصیبت جان
یا مال - یا آبرو پر آتی ہوئی دیکھو تو بیدریغ سخاوت و خیرات کرنا کہ -
اَلصَّدَقَۃُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ حدیث شریف مین آیا ہے - جب کسی قسم کا
ادبار یا اوسکے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کر لینا کہ استغفار سے رحمت پروردگار

شامل حال ہوجاتی ہے - کہ خدایتعالی خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ یعنی جو لوگ کہ توبہ و استغفار کرتے ہون
اونکو خدایتعالی کسی عذاب مین گرفتار نہ کریگا - اور جب نامساعدتِ زمانہ
دیکھو تو سفر اختیار کرلینا کہ اَلسَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ بزرگون کا مقولہ ہے
ہر وقت باوضو رہنا کہ دافع نسیان و بلیات ہے ای قرۃ العینین
یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا رشوت
نشہ سرقہ وغیرہ یہہ ایسے گناہ ہین کہ سرچڑھکر بولتے ہین اون کے
چھپ جانیکے خیال محال سے چھپکر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے
پانچ حواس مین سے چار قوتین یعنی باصرہ - سامعہ - شامہ - وذائقہ
تمکو دوسرون کے بابت خبر دیتے ہین انسے بعض بعض شرعی جرم بھی
وقوع پذیر ہوتے ہین - جیسے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ

آنکھہ کا زنا نظر بد ہے۔ جو غیر عورت پر پڑے۔ کان کا گناہ سماع ناجائز
و غیبت کا سننا وغیرہ۔ زبان کا گناہ۔ غیبت کرنا۔ مال حرام کا کھانا ہے
حدیث شریف مین وارد ہے کہ جسنے اپنے گلے کے درمیانی چیز یعنے
زبان کی حفاظت کرلی اوسنے اپنا نصف دین سنبھال لیا جرمہٗ صغیر
جرمہٗ کبیر علیٰ ہذا شامہ کا گناہ بھی اوس خوشبو کا سونگنا ہے جو ناجائز
طریقہ سے حاصل کی گئی ہو۔ یا غیر عورت کے پاس سے پہونچی ہو وغیرہ
البتہ قوت لامسہ ایسی ہے کہ جسطرح دوسرون کی۔ خبر تمکو پہونچاتی ہے
اِسیطرح تمھاری خبر بھی دوسرون کو کردیتی ہے۔ اور اِس سے بُرے بُرے
گناہ۔ حرام وغیرہ وغیرہ عمل مین آتے ہین۔ گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ
تک پہونچا دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان سب گناہون سے بچنے کی کوشش بلیغ کرنا
فقیر مفاتیح الاعجاز۔ شرح گلشن راز۔ کا ترجمہ کر رہا ہے۔ شاید حیات مستعار

و دمِ ناپائدار و فا نکرے۔ پیر و مرشد کی خدمت مین عند الفرصت
حاضر ہوکے تم اوسکو انجام دینا ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند۔ الغرض
نصیحت کرنا تو سہل بات ہے۔ مگر قبول کرنا اور اوسپر عمل کرنا ہی
مشکل امر ہے۔ کیونکہ نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستون کے گلے سے
نہین اوترتا ہے۔ اِسلئے کہ منہیات و ممنوعات پر سبکا دل حریص ہوتا ہے
خصوصاً نوجوان و طالب علم جو علوم رسمی۔ اور ہنر دنیوی مین مشغول ہی
وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلۂ نجات ہے چندان عمل کی حاجت
نہین ہے تو بہ توبہ یہہ اعتقادِ بد۔ فلاسفہ کا مذہب ہے۔ اتنا تو سمجھو کہ
جب علم حاصل ہوا۔ اور عمل نکیا۔ تو خدا تعالیٰ کی حجت بندہ پر مضبوط
ہوگئی۔ اور جای عذر باقی نرہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے
ہین کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس عالم پر ہوگا جسکو علم سے

کچھ فائدہ نہین پہونچا۔ ایعزیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
حدیثون مین جملہ نصیحتین موجود ہین۔ اون مین سے ہر نصیحت بینظیر ہے
اوسکے فوائد وتاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصائح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک نصیحت یہہ بھی ہے کہ "خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے
اوسکی پہچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کامون اور لہو ولعب مین مصروف
رہتا ہے" اگر تمام عمر کی ایکساعت فعل عبث وبیکار مین گذر جاے تو
اوسپر حسرت وپشیمانی بیشمار لازم ہے ؎ افسوس نہین خوف
الہی دل مین۔ ابتک نہین قصد عذر خواہی دل مین۔ نامہ کی طرح خطا
مین گذری سب عمر۔ بالون پہ سپیدی ہے سیاہی دل مین۔ اور حدیث
مین ہے کہ جس کی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی نیکی
بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہیئے

جہان والون کے واسطے یہہ نصیحت وافی و کافی متصور ہے۔ نظم
سجتے ہوئے جنکے آگے تماشے دیکھے۔ رنگین ذرات و نہلاتے ہوے
پھر انکے لاشے دیکھے۔ افسوس ہیہات و اب چاہئے خلق ہمکو آکے
دیکھے۔ عبرت پکڑے و ہمنے کیا کیا یہان تماشے دیکھے۔ کہو کر دن آت و
منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
روبرو ذکر خیر حضرت عبد اللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپنے "فرمایا کہ وہ تو
آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑہتا" چنانچہ خدا تعالی
فرماتا ہے تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا ؎
رباعی آنرا کہ غم یار بود چون خسپد و آنکس کہ طلبگار بود چون خسپد و
اے دیدہ گنہ میکنی و می خسپی و چشمے کہ در و خار بود چون خسپد و حضرت
جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا اور

مزاج کا حال دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ ہمارا وعظ و نصیحت کچھ کام نہ آئی۔ مگر وہ چند رکعتین کام آئین جنھین ہم رات کے وقت پڑہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے "فرمایا کہ رات کو بہت نہ سونا کہ بہت سونیوالا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہوکر اوٹھیگا"۔ نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے۔ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ وصایائے لقمان مین لکھا ہے کہ حضرت لقمان علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا مرغ سے زیادہ تر باخبر سونا حیف ہے کہ مرغ تو بانگ دیتا ہے اور تو پڑا سوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہہ ہے کہ آدھی رات کو سرو کی شاخ پہ قمری بولی اُس دم مین غافل پڑا سورہا تھا قسم خانۂ کعبہ کی مین جھوٹا عاشق ہون اگر سچا ہوتا تو یہہ قمری ہرگز مجھپر سبقت نہ لیجاتی قطعہ

دی شب بچمن بخواب غفلت بودم ٭ تا آنکہ سحر شد و نگشتم بیدار ٭ ناگاہ
خروش بلبلان سحری ٭ رفعت چو بگوش من رسید از گلزار ٭ برخاستم و
بخود ملامت کردم ٭ صد حیف کہ من بخواب مرغان بیدار ٭ وان من
شیءٍ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم ـــہ من صادق
مرہم کافور دارد دربغل ٭ گر علاج زخم عصیان میکنی ہشیار باش ٭ ـــہ
ہرکان سعادت کہ خدا داد بہ حافظ ٭ از ورد شب تار دعا سحری بود ٭
منقول ہے کہ تلاوت قران کی آواز۔ وقت سحر استغفار کی آواز۔
خدا تعالی کو خوش آتی ہے ہر شب مین آدھی رات کے بعد سے طلوع
آفتاب تک یہہ ندا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ مین اُسے
دون اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا
کیونکہ صحیح حدیث مین آیا ہے کہ جب آدھی رات گذرتی ہی اور خلق سو جاتی ہی تو

اوس وقت پہر ندا خود خدا تعالی فرماتا ہے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا
قول ہے کہ وقت سحر کے خدا ایسی ہوا چلاتا ہے کہ ذکر و استغفار عابدون کا
خدا تعالی کی بارگاہ مین پہونچاتی ہے اول شب کو منادی ندا کرتا ہے
کہ عرش کے نیچے کے عابدو خبردار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اوٹھ کہڑے
ہوتے ہین اور نمازین پڑہتے ہین جسقدر خدا تعالی چاہتا ہے پہر
نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قنوت پڑھنے والو
پس اوٹھتے ہین اور سحر تک پڑھتے ہین اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی
ندا کرتا ہے کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے
بچھونون سے اسطرح اوٹھتے ہین جسطرح مُردے قبرون سے نکل پڑتے ہین

رباعی
شب خیز کہ عاشقان بشب راز کنند ٭ گردِ سرِ کوی دوست پرواز کنند
ہر جا کہ دری بود بشب بر بندند ٭ الا درِ دوست را کہ شب باز کنند

ایعزیز صندوقچہ باطن کو سرمائہ اعمال اور نقدِ احوال سے خالی نرکھنا۔ اور
یقین طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کیسیکی دستگیری نہین کرتا ہے۔ مثلاً
اگر کوئی سپاہی ہتیار بند جنگل بیابان مین پہونچے اوسکے نزدیک وہان
تلوار تیر کمان بندوق وغیرہ جملہ ہتیار موجود ہون۔ دفعتہً آدم خوار شیر ببر کلّہ ببڑے
ایا بغیر ہتیار۔ و بدون استعمال آلات مذکور کے خود بخود شیر بہاگ جائیگا
تم کہوگے نہین پس لاکہون مسئلے علم کے تمہین یاد ہونگے اور اسپر عمل کچہہ
بہی نہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل۔ نظیر ثانی یہہ کہ اگر کسی شخص کو
صفراوی بخار ہے اور بخوبی سمجہتا ہے کہ سکنجبین او ر آش جو اوسکو مفید تر
ہے تو یہہ اُس کا مجرد علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہوسکیگا
جب تک اوسکو نہ کہائیگا ہرگز اچہا نہوگا۔ پس علم بہت حاصل کرنا
اور بہت کتابون کی اوراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

الیعفر بز جب تک اپنے کو اچھے کاموں سے خدا کی رحمت کا مستحق نہ بناؤگے
تمپر ہرگز رحم نہ کیا جائیگا۔ خدا تعالی قرآن مین فرماتا ہے کہ مَنْ کَانَ یَرْجُوْ لِقَاءَ
رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔ یعنے جو
اپنے رب کی ملاقات چاہے تو چاہئے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب
کی بندگی مین کسیکو شریک نہ بناوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر قائم ہے پہلا کلمہ توحید
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنا۔ دوسرا نماز پڑھنا۔ تیسرا زکوۃ دینا
چوتھا رمضان کے روزے رکھنا۔ پانچوان حج خانہ کعبہ کا کرنا۔ دوسری
حدیث کا مضمون یہہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا زبان سے اور سچ جاننا دل سے
اور عمل کرنا ہاتھہ پاؤن وغیرہ سے ہے پس اس سے بڑہکر روشن تر دلیل کونسی
ہوگی اگر تمھین یہہ خطرہ گذرے کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت مین جائیگا

نہ خدا کے فضل و رحمت سے۔ تو ہنوز تم نے فقیر کا مطلب نہین سمجھا یہہ تو
فقیر بھی کہتا ہے کہ بندہ محض خدایتعالی کے فضل و کرم سے بہشت مین جائیگا
مگر جب تک طاعت اور عبادت سے اپنے تئین خدایتعالی کی رحمت کے
لائق اور مستحق نہ بنائیگا خدایتعالی کی رحمت کا حقدار نہوگا۔ یہہ فقیر کا مقولہ
نہین بلکہ خدایتعالی خود فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ؕ
یعنی بیشک خدا کی رحمت نیک آدمیون سے قریب ہے اور جب خدا کی رحمت
بندہ پر نازل ہوئی تو بہشت ملنا معلوم اگر کوئی کہے کہ صرف ایمان سے
ہی بندہ بہشت مین جائیگا تو یہہ بات فقیر بھی کہتا ہے کہ ہان مگر کب بہت
سے مراحل پیش آئینگے۔ اور بقدر گناہ عذاب ہولیگا۔ جب بہشت ملیگی
اے فرزند جب تک تم محنت نکروگے مزدوری اور نوکری نکروگے
تنخواہ نپاوگے سو جی عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب کا کام ہے

اس کام پر کس منہ سے اُجرت کی طلب ہو ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے
برسون عبادت الہی تعالیٰ شانہ کرتا رہا خدا یتعالی نے اسکے خلوص نیت کو
ملائکہ پر ظاہر کرنا چاہا۔ ایک فرشتہ بشکل انسان آیا۔ اور کہا کہ کب تک تو
یہہ سعی بیفائدہ کریگا آخر تیرا مقر دوزخ ہے اُسنے جواب دیا کہ مجھکو بندگی
بغیر مفر نہین خدائی اوسکے ہاتھہ ہے خواہ دوزخی کرے یا بہشتی اوسکا
اختیار ہے اُس فرشتہ نے بارگاہِ حضرتِ احدیت مین عرض کیا کہ الہی
تجھکو روشن ہے جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اے فرشتو وہ بندہ
باوجود صفتِ لئیمی کے ہماری عبادت سے باز نہین آتا ہے۔ ہم باوجود
صفتِ کریمی کے کسطرح اُسکے گناہ۔ نہ بخشینگے۔ تم تمام گواہ رہو مین نے
اُسکو بخشدیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ جو آدمی یہہ گمان رکھتا ہے
کہ بے محنت و برداشتِ مشقت جنت ملیگی سو وہ بوالہوس ہے ٥

ایمان چو سلامت بلبِ گور بریم ؎ احسنت برین چستی و چالاکی ما ؎ اور جسنے یہہ خیال
کیا کہ بزور بازو بہشت نصیب ہوگی وہ زحمت کھینچنے والا ہے
گر بنا شد بندگی ور زندگی ؎ مردنت بہتر ازین بدزندگی ؎ رباعی دائم بگناہ
نفس راغب بودہ ؎ قالب عاصی و روح تائب بودہ ؎ مو گشت سفید
رو سفید یم نکرد ؎ این پیری من صباحِ کاذب بودہ ؎ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین کہ آرزوے بہشت بھی بے عمل ایک گناہ ہے منجملہ اور گناہون
کے۔ پس یہہ کہنا کہ خدا یتعالیٰ ہماری عبادت کا محتاج نہین وہ غفور ہے
کتنی حماقت کی بات ہے رباعی دل توبہ نمی کند ز عصیان چہ کنم ؎ بیدار
نشنید طفلِ نادان چہ کنم ؎ رفعت گویم اگر تو انصاف کنی ؎ تقصیر من است
نام شیطان چہ کنم ؎ رباعی اسرارِ ازل را نہ تو دانی و نہ من ؎ وین حرف
معما نہ تو خوانی و نہ من ؎ ہست از پس پردہ گفتگوئے من و تو ؎ چون پردہ

برافتد نہ تو مانی و نہ من ؎ الغزیز حقیقت کے معنی یہہ نہین کہ عمل نکرے بلکہ عمل کا لحاظ کرے ؎ چشم اگر بینا شود ہر سو جمال یار ہست ؎ گوش اگر شنوا بود در ہر سخن اسرار ہست ؎ حقیقت دریا ہے اور شریعت کشتی پس بغیر کشتی دریا سے پار ہونا محال ہے ؎ نصیحت گوش کن جانا کہ از جان دوست تر دارند ؎ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ؎ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پہ غالب آکر اچھے کام کرتا ہے۔ تاکہ بعد موت کام آئین اور احمق وہ آدمی ہے جو نفس امارہ کا مرید ہے اور خدا سے بخشایش کی امید رکھتا ہے ؎ آنکھین بیکار ہین دیکھین نہ جو صورت تیری ؎ دل وہ کیا دل ہے نہ ہو جسمین محبت تیری ؎ رباعی پاک از عدم آمدیم و ناپاک شدیم ؎ آسودہ در آمدیم و غمناک شدیم ؎ بودیم ز آب دیدہ در آتش دل ؎ دادیم بباد عمر و در خاک شدیم

آے عزیز علم بے عمل بیگانگی ہے۔ مثل اندھے مشعلچی کے جو علم تمکو آج گناہون سے نہین بچاتا ہے وہ فردائے قیامت آتش دوزخ سے کب بچائیگا
اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ۔ رباعی دنیا جم را وقیصر و خاقان را٭ تسبیح ملک را و صفا رضوان را٭ دوزخ بد را بہشت مر نیکان را٭ جانان ما را و جان ما جانان را٭ اے عزیز دل مین ہمت اور نفس مین شکستگی اور تن مین پژمردگی رکھنا چاہیئے ؎ یار آمد وگفت خستہ میدار دلت٭ دائم بامید بستہ میدار دلت٭ ما را بشکستگان نظرہا باشد٭ ما را خواہی شکستہ میدار دلت کیونکہ اپنا گھر تو قبرستان ہے جو اقربا و آشنا سا وغیرہ وہان مقیم ہین دمبدم تمھارا انتظار کر رہے ہین کہ کب تم اُنسے جا ملوگے ؎ دمبدم میگذرند از نظر ما یاران٭ اینقدر دیدہ نداریم کہ در خود نگریم٭ ؎ چلو امیر چلو

تا کجا اقامت وہرۂ مسافران عدم انتظار کرتے ہین ۔ پہ خبردار رہو ہشیار

بے توشہ نجانا ــــہ کبہو یہہ قافلہ دالون سے ہم بہی آتے ہین ۔ چلے جاؤ

خدارا قدم اٹہاے ہوے رباعی غافل منشین کہ خوش زمانے ست عزیز

ہر دم کہ برآید از نو جانے ست عزیز ۔ عمر ست کہ آمدست و خواہد رفتن

ضائع مکنش میہمانے ست عزیز میان طاعت و عبادت کے معنی تو

سمجہو عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے امر و

نہی ۔ قول و فعل مین ۔ سب مین پیروی آپکی اور آپکے افعال و احکام کی

موافقت ضرور ہے ۔ خلاف حکم آپکے کوئی عبادت قبول نہین گو بصورت

عبادت ہو ۔ خواہ نماز ہو ۔ یا روزہ ۔ مثلاً ایام تشریق کے روزے

حرام ہین ۔ اُن دنون جو روزہ رکہیگا گنہگار ہوگا ۔ حالانکہ روزہ

بظاہر عبادت ہے اسیطرح اوقات مکروہ و مقامات غضب مین نماز

پڑھنا گناہ ہے ؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد

اور جو کوئی شوہر اپنی بیوی سے ہنسی کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے

اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی بیوی کے ساتھ مزاح کرنا آنحضرت

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے۔ تو ثابت ہوا کہ عبادت فرمان بری

آنحضرت کی ہے۔ نہ صرف نماز و روزہ اِسلئے کہ نماز روزہ جب ہی

عبادت ہوگا جب بہ نیت فرمان برداری کریگا۔ اِسواسطے چاہیئے کہ

اپنے اقوال و افعال شریعت کے موافق و مطابق رکھو ؎ گفتن نیکو

بہ نیکوئی نہ چون کردن بود؎ نام حلوا بر زبان بردن؎ چون خوردن بود

ورنہ علم و عمل بے حکم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوری کا

باعث ہے یہی وجہ ہے کہ آپنے اگلی امتوں کے اعمال منسوخ کردئیے

پس چاہیئے کہ آنحضرت کے حکم کے سامنے دم نہ مارو۔ اور یقین جانو کہ

خدا کی راہ ان علوم رسمی اور اقوال صوفیانہ سے طے نہیں ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہ
راہ مجاہدات اور ریاضات سے تکمیل پاتی ہے ؎ سہل تستری کہتے ہیں صفہا
بشکنند و شیران باشد کہ خود را بشکنند ۔ گر برون آئی ز پندار وجود ۔ بر تو گردد دو
پرکار وجود ۔ یعنی پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہیے
شتر نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیاری سے ذبح کرے رباعی
گیرم کہ ہزار مصحف از بر داری ۔ آنرا چہ کنی کہ نفس کافر داری ۔ سر را بزمین
چہ می نہی بہر خدا ۔ آنرا بزمین بنہ کہ در سر داری ۔ زبان بے لگام اور
نفس مطلق العنان بدبختی کا نشان ہے جب تک نفس امارہ مغلوب نہ ہوگا
دل نور معرفت سے معمور نہ ہوگا رباعی ہمارا آپ کو جو خاک ہوا اکسیر بن جاتا ہے
اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا ۔ نہنگ اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا ؎ سیر ہر کس تا کمال او بود ۔ قرب

ہر کس حسبِ حالِ او بود سالکانِ راہِ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقاد صحیح جو بدعت سے

خالی ہو حاصل کریں۔ دوسرے بُرے کاموں سے توبہ کرنا اِسطرح پر کہ پھر گناہ کے پاس نہ

جائے ؎ دنیا خوابیست کش عدم تعبیریست صیدِ اجل است گر جوان و پیر است

ہم روی زمین پُر است ہم زیرِ زمین این صفحۂ خاک ہر دو رو تصویریست تیسرے

حقدار کا حق ادا کرنا اور سبکو راضی رکھنا تا حق کسی کا اُسپر باقی نرہے ؎ با خلقِ خدا

سخن بشیرینی کن اظہار نیاز و عجز و مسکینی کن تا بر سرِ دیدہ جا دہندت مردم

چون مردمِ دیدہ ترک خودبینی کن چوتھے علمِ شریعت بقدر حلال و حرام سیکھنا باقی علوم

صرف اِسقدر سیکھے جسمیں نجات متصور ہو علمِ کلام اور علمِ مناظرہ اور نظم و نثر و

صرف و نحو وغیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سوائے

تضییعِ اوقات کے ؎ گر ہمت تراخیال وصول یاریست بر جادۂ شرع بایدت

پا داری خواہی کہ رہیت بخلوتِ خاص افتد زین شارعِ عام پا برون نگذاری

اے فرزند تمکو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھتا ہون تم بھی
فقیر کو باوصف خصوصیت کہ تمھارے ساتھ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھو ۵
یاری مخلوق ناید ہیچ کار ٭ سعی کن دریاری پروردگار ٭ آن زمان چون ساز یا بانگ نے بود
دامن مادر پناہت کے بود ٭ چشم مروت دوسرون سے بند کرو زمانہ نے آہنین
کھولکر اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ امید وفا کسی سے نرکھو ۵ آن بہ کہ درین زمانہ
کم گیری دوست ٭ با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست ٭ آنکس کہ بجملگی ترا تکیہ بدوست
چون چشم خرد باز کنی دشمنت اوست ٭ اے دل ز زمانہ رسم احسان مطلب ٭
وز گردش دوران سر و سامان مطلب ٭ درمان طلبی درد تو افزون گردد ٭ با درد
بساز و ہیچ درمان مطلب ٭ اسباب جہان جملہ چو نقش ست در آب ٭ آن آب
نہ آب بلکہ موجے ز سراب ٭ آن موج سراب ہم خیالے در خواب ٭ آن خواب
چہ خواب خواب مستان شراب ٭ میان تمنے امتحان دینے کے لئے

ایک مدت تکرار علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی۔ اگر اس سے تمھاری
غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہمسروں میں تصور ہے
تو حیف صد حیف تم پر رباعی مولوی گشتی و آگہ نیستی ز خود کجا و از کجا و کیستی
از خود آگہ چون نئی اے بے شعور پس نباید بر چنین علمت غرور اگر تمھارا
مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مرحبا و صد آفرین رباعی
دنیا مطلب مخنث میدانند عقبی مطلب مونث میخوانند مولا طلب برا
مولا ہیاش کاین سخت رہست و سالکش مردانند نقل ہے کہ ایک وقت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ٹھنڈا پانی پینے کو لائے آپ پیالہ ہاتھ میں
لیتے ہی بیہوش ہو گئے اور پیالہ ہاتھ سے گر گیا لوگوں نے وجہ پوچھی تو
فرمایا کہ مجھے دوزخی گنہگاروں کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل جنت سے کہینگے کہ
تھوڑا پانی ہمیں پلاؤ رباعی گر از پئے شہوت و ہوا خواہی رفت از من خبرت کہ

بے نوا خواہی رفت ؎ بنگر چہ کسی از کجا آمدہ ؎ میدان کہ چہ میکنی کجا خواہی رفت ؎ ۵ چار من آب ست اگر خواہی کنی غسل بدن ؎ قطرۂ اشک از برائے غسل دل کافی بود ؎ کتب سابقہ مین لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ جب سے اوٹھتا ہے تا لبِ گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہین۔ کہ اے بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی۔ میرے واسطے تو نے کیا طہارت کی ہر روز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا کے ساتھ حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود بہرا ہے یہہ آوازین نہین سنتا قَدْ جَاءَکُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْہَا وَمَا اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ ؎ رباعی کبر و نخوت مکن اے نادان از رہِ دو ربخاک آمدۂ ؎ پرورش یافتی از خونِ حیض ؎ از رہِ بول دو بار آمدۂ ؎ پس دانشمند آدمی ہر روز گناہون سے توبہ کرکے سوتا ہے اور نیند کو

برابر موت کے سمجھتا ہے تاکہ روز بروز گناہ معاف ہوتے رہین۔

حدیث شریف مین ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو۔ قبل اسکے کہ تم کو

حساب دینا پڑے اور اعمال کو تولو بیشتر وزن ہونے میزان قیامت کے

رباعی امروز ترا دست رس فردا نیست ؛ و ضائع مکن اندم ار دلت شیدا نیست

واندیشۂ فردات بجز سودا نیست ؛ کین باقی عمر را بہا پیدا نیست ؛ اگر تمھارا

طائر روح خطوط نفسانی سے بے تعلق ہے۔ تو جب آواز نقارۂ کوچ سنیگا

فوراً اُڑکر عرش معلے پر جا بیٹھے گا جسطرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن

معاذ صحابی کی وفات سے عرش رحمٰن کا ہل گیا تھا معاذ اللہ اگر روح خطوط

نفسانی مین مبتلا ہوکر مویشی اور چارپایون مین سے ہے جن کے حق مین

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہہ لوگ مثل چوپایون کے ہین بلکہ ان سے بھی گمراہ ہین

تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اوٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گر دعوی ہستی ست بہتان ست این ہم ور شکوہ نیستی ست کفران است این ہم
اے حضرت انسان تحیر انجام ہم خود را نشناختی چہ عرفان است این ہم
مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ــــہ پاک کن جامہ ہستی کہ شود او پیدا
تا گریبان بدر دگل نہ کند بو پیدا ہم حکایت حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت
شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تھے انھون نے تینتیس سال مرشد کی خدمت مین
رہکر آٹھہ فوائد حاصل و اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہین
وہی ہذہ۔ (۱) کار خیر جو قبر مین مونس و غم خوار ہے اختیار کیا (۲) بر خلاف
نفس مجاہدات اِسقدر کئے جن سے نفس مجبوراً عبادت پر راضی ہو گیا
(۳) جو مال و متاع سالہا مشقت سے جمع کیا تھا فقرا کو دیکر خدا کے پاس
جمع کر دیا اور راہِ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیزگاری اختیار کی کیونکہ
خدا یتعالیٰ متقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سب سے ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الٰہی پر رضامند ہوگئے (۶) سوا شیطان اور اوسکے تابعین کے
اور کسی کو اپنا دشمن نسمجھا (۷) خدا کے وعدہ پر پورا بہروسہ کرکے اسطرف
لو لگائی تلاش رزق حرام و شبہات مین نہ پڑے (۸) دنیا مین کسی خیر پر
اعتماد نہین کیا۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیّاً ۝ رباعی بت می شکنی کہ سنگ راہِ دین است
نفس می شکنی کہ اب فسق و کین است ٭ خود را بشکن کہ بت شکستن سہل است
دنیا بشکن کہ می شکند راہ این است ٭ آئی قرۃ العینین باغ و بہار عزیزی مطبوعہ
۱۳۱۲ھ السر المستتر رسالہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین مرید کے اداب اور بعض حقائق کے نکات
ہم بیان کرچکے ہین۔ اب پیر کے فرائض قید قلم کرتے ہین کہ ہر سالک کیلئے
ایسا پیر درکار ہے جو مربی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ برے
اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجاے اونکے قائم کرے خدا کی راہ
چلنے والے کے لئے ایک پیر مربی درکار ہے۔ اسلئے کہ خدائتعالی نے

پیغمبرون کو خلق کے طرف بھیجا ہے تاکہ خلق کو راہ راست بتاوین اور جب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے نائبون کو
اپنی جگہہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہین ہر کرا دیم
درین عبرت سرائی بہر مردن زندگانی میکند ۔ اِسلئے سالک کو خواہی نخواہی
پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہہ ہین کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم
قابل پیری کے نہین ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جسمین نشانیان
مفصلۂ ذیل ہون ۔ اور نشانیون کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہین تاکہ
ہر شخص دعوے پیری نکرے جو شخص کہ محبت جاہ و مال کی نرکھتا ہو اور
بعیت شخص بینا کی کرچکا ہو جسکی بعیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
مسلسل ہو اور اوسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کم کھانا
کم سونا ۔ کم بولنا اور نماز بہت پڑھنا اور بہت صدقہ دینا ۔ اور بکثرت

روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین
اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی
صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور منجملہ انوار محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو۔ اور کبر وغرور بخل وحسد کینہ وحرص وطول
امل وطیش وجلدی وغیرہ بداخلاقی سے پاک ہو اور تعصب تکلف سے مبرا
ومعرا ہو اور سوا علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہو یہی
بعض نشانیاں پیران طریقت کی ہیں۔ ایسے پیر کی پیروی سے منزل مقصود
تک رسائی اور وسیلہ نجات متصور ہے۔ سفر عراق میں ثابت ہوگیا کہ قرۃ
باصرہ فتوت مردم دیدۂ مروت ہمارے شیخ پیر جوان میں ان تمام صفات حمیدہ
واخلاق پسندیدہ کو خدا تعالی نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے وَکَفیٰ بِاللہِ
شَہِیداً بسبب کور باطنی کے عام لوگ غفلت میں ہیں حالانکہ وہ آپ کے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم و زبان اُن کے بیان سے عاجز ہے
سُبحَانَ اللہِ۔ ایسا پیر کمیاب ہے۔ وائے بر حال مدعیانِ زمانۂ حال کھیل
تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں۔ اور بہت سے ملحد بیدین صرف
پیرزادگی خاندانی کو ذریعۂ معاش قرار دیکر بہت سے غریبانوں کو دام میں
لاتے ہیں خدا انھیں ہدایت دے رباعی مُتندارکہ روزگار شور انگیز است
ایمن منشین کہ تیغ دوران تیز است بو درکام تو گر زمانہ لوزینہ نہد زنہار
فرو مبر کہ زہر آمیز است صیادِ فلک نہادہ دامے بر دوش زنہار
شکارِ ناکسان بیہوش مباش اے وائے برین شعور و دانائی ما و در پئے ما و ما
بخواب خرگوش ای عزیز تصوف دو چیز کا نام ہے ایک تو سچا معاملہ کرنا
خدا تعالیٰ سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا۔ پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا
معاملہ کرے۔ اور خلق کے ساتھ نیکخوئی اور بُردباری سے پیش آئے تو

وہی صوفی ہے۔ ؎ یکے آنکہ بر خویش خودبین مباش ٭ دگر آنکہ بر غیر بدبین مباش ٭ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا معاملہ یہہ ہے کہ اپنی خوشی اوسکے حکم پر فدا کرے یعنی اُسکے احکام سے خوش رہے ؎ اے بندہ چو بندگی نکردی تو از بندگیت کہ کار دارد ٭ چون او تو دگر خدا نداری ٭ او بہ ز تو صد ہزار دارد ٭ اور خلق کے ساتھ نیکی و بُردباری یہہ ہے کہ اُنکے کام کو اپنے کام پر مقدم جانے جب تک اونکی خواہش خلاف شرع نہو۔ اسواسطے کہ جو شخص خلاف شرع پر راضی ہو۔ وہ صوفی نہین ہے اگر وہ دعوے کرے تو جھوٹا ہے ؎ دل سرّ حیات را کماہی دانست ٭ در موت ہم اسرار الٰہی دانست ٭ امروز کہ با خودی ندانستی ہیچ ٭ فردا کہ ز خود روی چہ خواہی دانست ٭ اے عزیز بندگی تین چیز سے مراد ہے۔ پہلا حکم ماننا شرع کا۔ دوسرا قضا و قدر و قسمت الٰہی تعالیٰ شانہٗ پر راضی رہنا تیسرا اپنی خوشی چھوڑ دینا اور خدا کی مرضی سے

خوش ہونا ؎ سرمد گلہ اختصار می باید کرد ؛ یک کار ازین دو کار می باید کرد
یا تن برضای دوست می باید داد ؛ یا قطع نظر زیار می باید کرد ؛ آیعزیز توکل کی
حقیقت یہہ ہے کہ خدا کے وعدون کو پکا اور مضبوط سمجھنا باقی کیفیت
تقدیر کے بیان مین ہم لکھ چکے ہین۔ آیعزیز اخلاق کی حقیقت یہہ ہے
کہ تمھارے جملہ کام محض خدا ہی کیواسطے ہون۔ اور جس کام کو کرو اُسمین تمھارا
دل خلق کے طرف متوجہ نہو اور یہہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمھاری تعریف
اِس کام مین کرین اور خلق کی ملامت سے آزردہ بھی نہونا چاہئے خلق کو
خدایتعالی کی قدرت کاملہ کے تابع مثل بیجان چیزون کے سمجھنا جیسے پتھر کنکر
زمین وغیرہ کسی کو رنج و راحت نہین دے سکتے ہین اِسیطرح تمام خلائق کی
ہرگز مجال نہین ہے کہ بے حکم خدایتعالی رنج و راحت پھونچا سکین جب خلق کو
صاحب قدرت اور صاحب ارادت سمجھو گے تو خالق کا خیال کہان باقی رہا

ف ہر گز ندے رسد زِ خلق مرنج ؛ کہ نہ راحت رسد زِ خلق نہ رنج ؛ نقل ہے کہ
شیر خدا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو کسی جنگ مین ایک مشہور پہلوان سے
مقابلہ ہوا صحابہ لرزان تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھ سے آپ جام شہادت
نوش فرمائینگے کچھ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے
ذوالفقار کے جان کاہ ضرب و صدمہ سے سخت تر مجروح و نیم جان ہوکر گھوڑے
سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیر خدا نے سینۂ پُر کینۂ مخالف پر سوار ہو کر خنجر سے
سر اوسکا بدن سے جدا کر دینا چاہا چونکہ وہ حِس و حرکت نہین کر سکتا تھا
طیش مین آکر چہرۂ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علٰحدہ ہو گئے
اوسکو تعجب گذرا اور پوچھا کہ آپنے باوجود قابو پانیکے موقع کو ہاتھ سے
کیون دیا اپنی خواہش پوری کیون نہین کی آپنے جواب دیا کہ مین نے تجھہ سے
لوجہ اللہ تعالیٰ جنگ و جہاد کیا جبکہ تو نے تھو کا مجھکو غصہ آگیا خیال کیا کہ

اگر اب تجھے ذبح کرون تو بعوض للہیت کے نفسانیت ہوجاتی ہے اسلئے
باز آیا۔ رباعی یا بر سرو ہم و رنج دنیا بردار ٭ بردوش یقین یا غم عقبی بردار
برداشتن بار ضرور افتادہ است ٭ این را بردار خواہ آنرا بردار الغرض
تا امکان مناظرہ و بحث کسی سے نکرنا اسمین بہت آفات ہین۔ اور نفع سے نقصان
زیادہ ہے تمام بُرے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہین یعنی ریا و کینہ
و حسد و تکبر و عداوت و فخر وغیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تمھارے
اور طرف ثانی کے واقع ہوا اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہوجائے تو اس نیت سے
بحث کرنا جائز ہے اور اس نیت خالص کی دو نشانیان ہین اول یہہ کہ
برابر سمجھو کہ حق تمھارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہہ کہ
بحث کرنا تنہائی اور گوشہ مین پسند کرو نہ بر ملا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو
اور جانو کہ حق تمھارے طرف ہے اور وہ نہین مانتا ہے تو اوس سے

حجت و تکرار نکرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھ فائدہ متصور نہوگا

ے اپنا شیوہ ہے امرِ حق کہنا ٭ گر معاند لڑے تو چپ رہنا ٭ اپنا شیوہ

نہین ہے جنگ و جدل ٭ کس و ناکس سے کرنا رد و بدل ٭ صلح کی حق نے دی ہے

خو مجکو ٭ مرحبا کہتے ہین عدو مجکو ٭ دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا

کرتا ہے جسمین صحت کی امید رکھتا ہے۔ ے رفتم بطبیب و گفتم از دردِ

نہان ٭ گفتا از غیرِ دوست بربند زبان ٭ گفتم کہ غذا گفت ہمین خونِ جگر ٭

گفتم پرہیز گفت از ہر دو جہان اور جہان جانتا ہے کہ مرض غالب ہے

اور دوا کارگر نہوگی تو اُستادی طبیب کی یہی ہے کہ وہان ہرگز ہاتھ نہ ڈالے

اور دوا نکرے ے دی گفت طبیب از سرِ حسرت چو مرا دید ٭ ہیہات

کہ دردِ تو ز قانون شفا رفت ٭ اسیطرح جہل کی بیماری لا دوا ہے۔

فرض کرو کسیکا سوال اور اعتراض بسبب حسد اور رشک کے ہو حسد کی

بیماری بھی لا علاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دوگے پر
اسکا غصہ بڑہتا ہی جائیگا اور تمھارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے
جواب مین مشغول و مصروف ہرگز نہونا چاہیئے۔ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ؕ
کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور ہوسکتی ہے
مگر حسد کی دشمنی نہین جاسکتی ہے پس تدبیر یہی مناسب ہے کہ اوسکو اس
بیماری مین چھوڑ دو اور درگذر کرو خدا یتعالی فرماتا ہے۔ فَاَعْرِضْ عَنْ
مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَاؕ یعنی مُنہ پھیر لو اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیٹھ پھیرتا ہے ہمارے ذکر سے اور
صرف زندگانی دنیا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا
اپنی خرمن کو جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہین کہ حاسد
کی نیکیون کو حسد اسطرح کہاتا ہے جسطرح لکڑی کو آگ سے غمناک نباید بود

از طعن حسود اے دل ؎ شاید کہ چو وا بینی خیر تو درین باشد ؎ مثنوی ہان و ہان

ترکِ حسد کن از میان ؎ ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان ؎ چوب ہم بود اے برادر

آن ستون ؎ کز فراقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بگریست خون ؎ اے تو انسان چوب از تو

بہتر است ؎ کینہ ہا در سینۂ تو مضمر است ؎ کینہ و بغض و حسد ایمانِ تست ؎

در کنشا کشہا حسرت جانِ تست ؎ اے منافق زین ہمہ داغِ نفاق ؎ خیز و بر خود

از بہارِ اتفاق ؎ جو نادانی حماقت سے ہو علاج پذیر نہین جیسا حضرت عیسیٰ

علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین مُردہ کو زندہ کرنے سے ایسا عاجز نہین

جیسا کہ علاجِ احمق سے تنگ آیا ہون۔ اور یہہ وہ جاہل آدمی ہے جو چند روز

تحصیل علم مین مصروف رہا۔ اور ہنوز علوم عقلی سے کور ہے باوجود نادانی

اور بیمایگی کے علما و فضلا پر اعتراض کرے جنہون نے ساری عمر علوم

شریفہ کی تحصیل مین صرف کی ہے اپنی کور باطنی سے اِسقدر بھی نہین جانتا ہے

کہ یہہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہہ بات خود اسکی جہالت اور
نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگون اور عالمون کی بات نہین سمجھتا ہے
اور اس نافہمی کو بھی اپنے قصورِ فہم کا باعث نہین جانتا ہے۔ وہ کُند ذہن
اور غبی ہے۔ اوسکا ذہن دریافت حقائق جواب سے قاصر ہے۔ تو اُسکے
جواب سے درگذر کرو ؎ آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ٭ در جہل مرکب
ابدالدہر بماند ٭ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ ہم گروہِ انبیا
اسلئے مامور ہوے ہین کہ سب آدمیون سے موافق اونکی سمجھ اور عقل کے
بات کرین۔ جو بات اُنکی طاقت فہم سے باہر ہے نہین کہتے ہین ہان جو
پوچھنے والا عقلمند اور سمجھہ بوجہ والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبت دنیا
مین گرفتار نہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور طعن
وتشنیع کے نہو تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے ؎ غافل مشو و دیدہ

دل کور مکن ۞ کاشانۂ انتباہ بے نور مکن ۞ عیب و ہنر خویش ہمہ وقت ببین ۞

آئینہ زبیش روے خود دور مکن ۞ العزیز وعظ و نصیحت سے بھی پرہیز کرو

مگر جبکہ سمجھتے ہو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی اوسپر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کی نصیحت یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نے اون سے فرمایا۔ اے فرزندِ مریم پہلے

اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اورون کو نصیحت کر۔ ورنہ

مجھ سے شرم کر۔ مثنوی چشم کشا و نگر احوالِ خویش ۞ خواب گران اجل آمد

بہ پیش ۞ روز تو در فکرِ طعام و شراب ۞ شب ہمہ در خواب روی چون دواب ۞

اینکہ کتابی و جرس می زنند ۞ چشم کشا ہم میان می روند ۞ قافلہ رفت و تو

بخوابی ہنوز ۞ بیخودی و مستِ شرابی ہنوز ۞ بر سر رہ خفتی و ابلہ شدی ۞

قافلہ چون رفت تو گمرہ شدی ۞ نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو

مسجد مین آکر لوگون کے سامنے اثناء گفتگو مین قہقہہ مار کر ہنسا۔

صحبتِ زندہ دلی دیدہ گریان باشد، شاہدِ مُردگیِ دل لبِ خندان باشد

ایک بزرگ نے جو کہ وہان رہتے تھے اوس جوان خندہ رو کو نزدیک بُلا کر آخرت کی حقیقت۔ اور سفر آخرت کے مقامات کا اندیشہ۔ دریافت کیا اور پوچھا کہ قبضۂ ملک الموت وسوال منکر نکیر کی آسانی جواب کا یقین تکو ہی جوان مذکور نے کہا نہین اور قیامت کی ہیبت۔ اور قیام خدا کے روبرو محاسبہ اور ترازوے اعمال کی جانچ پرتال کی آسانی کی معافی کی چٹھی تکو مل چکی ہے جوان نے کہا نہین پھر پل صراط پر گذرنا اور آتش دوزخ وغیرہ ہولناک مقامات کی. بیخوفی کے اطمینان کی چٹھی ملی ہے جوان نے کہا نہین بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کھڑے ہین دنیا سے باایمان اُٹھنے کا یقین تو ہے نہین پھر تجھکو ہنسی کسطرح آتی ہے تجھ سا خوبصورت خندان رُو. دوزخ مین کیسے جلیگا مجھکو افسوس ہوتا ہی اُنکی

پُر اثر تقریر اسکو بیحد ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا

ہر دم باشی ز رنج بردن راضی ٭ وز غم زدگی و غصہ خوردن راضی ٭

خواہی کہ شود خاتمہ بالخیر ترا ٭ وقتِ مردن شوی زِ مردن راضی ٭ نور العینین

اگر مطالعۂ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے

علم نبود غیرِ علمِ عاشقی ٭ ما بقی تلبیسِ ابلیسِ شقی ٭ دل کہ خالی شد ز عشقِ آن نگار ٭

سنگِ استنجائے شیطانش شمار ٭ گر بغیر علمِ عشق از دل تہی ٭ سنگ استنجا

بشیطان میدہی ٭ علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث ٭ گر بخوانی غیر ازین

گردی خبیث مثلاً جب تمکو معلوم ہو کہ تمھاری زندگی مین صرف ایک ہفتہ

باقی رہا ہے تو علمِ صرف و نحو و طب و قانون و انگریزی وغیرہ نہ پڑھو گے

کیونکہ یہہ چیزین تمھاری فریاد کے وقت کام نہ آئینگی بلکہ مراقبۂ دل

اور اپنی صفات کی درستی مین آمادہ و مستعد ہو گے اور دل کو بُری

باتون سے خالی کروگے اور خدا کی محبت کو دل مین جگہہ دوگے اور عبادت مین اپنا وقت تمام صرف کروگے ؎ اللہ اللہ ہرکہ گوید صبح وشام ٭ آتشِ دوزخ بود بروے حرام ٭ ہر لحظہ تا سعی بپاسِ انفاس ٭ اسرار نفختُ فیہ ہردم بشناس ٭ ترا ایک پند بس در ہردو عالم ٭ ز جانت بر نیاید جز خدا دم ٭ مثلاً اگر تمکو لوگ خبر دین کہ آیندہ ہفتہ تک بادشاہ تمھاری ملاقات کو آئیگا تو تم یقیناً اوس ہفتہ مین اس امر کا اہتمام ضرور کروگے کہ جس چیز پر بادشاہ کی نظر پڑے اوسکو صاف وپاکیزہ کردون جیسے کپڑا مکان وغیرہ اب سوچو تو سہی عقلمند کو اشارہ کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ بیشک تمھارے اعمال اور صورتون کو خدایتعالی نہین دیکھتا ہے بلکہ تمھارے دل ونیتون کو دیکھتا ہے ؎ پرسید یکے منزلِ آن مہر گسل ٭ گفتم کہ دلِ من ہست او را منزل ٭ گفتا کہ دلت کجاست گفتم برِ او ٭ پرسید کہ او کجاست

گفتم در دل تو پس احوالِ دل کا علم احیاء العلوم وغیرہ کتابوں سے دیکھنا فرضِ عین ہے باقی علوم فرض کفایہ ہیں ؎ جام جہان نما دل انسان کامل است تو مرآۃ حق نما بحقیقت ہمین دل است تو دل مخزنِ خزائن سرِ الہٰی است تو مقصود ہر دو کون زِ دل جو کہ حاصل است تو آگاہ رہو کہ صاحبِ معدنِ نبوت کے ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت و صورت پر فریفتہ ہو کر موت کو نہ بھول جاؤ بلکہ حیات جاودانی کا سامان اسی دنیائے ناپایدار سے فراہم کرلو ؎ سررشتۂ دولت اے برادر بکف آر تو وین عمر گرانمایہ بغفلت مگذار تو دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار تو میدار نہفتہ چشم دل جانب یار تو عزیز القدر اہر ہر دم منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے۔ خدا کرے ہر ہر دم کے ساتھ تقرب حق تعالیٰ شانہ بھی بڑھتا جاے رباعی نفس نفس مکن اے بوالہوس ہوس مشو چو مرغ اسیرِ قفس بہ قفس تو بغیر یادِ خدا ہر نفس کہ میگذرد تو ندامتے ست مرا

ہر نفس نفس بہ نفس ہے سالک کو راہِ سلوک طے کرنیکے لئے اگر عمر نوح بھی ہو تو
کافی نہین لہذا پیر کامل کی تلاش درکار ہے یاوری بخت سے جبکہ مرشد کامل
ملجاتا ہے تو وہ بعد تخلیہ و تزکیۂ نفس مرید صادق کو اپنے رنگ مین رنگ
لیتا ہے جسطرح ڈکوری کیڑے کو اپنے مانند بنا لیتی ہے اور عشق حقیقی
کی آگ اسکے قلب مین روشن کردیتا ہے ولیس ؎ مرید غم عشق بو الہوس
راندہند ہ سوزِ دل پروانہ مگس راندہند ہ پس سالک اپنے اکساب و اشتغال
و ریاضات و مراقبات سے اوس آگ کو بھڑکاتا ہے حتی کہ شمع پر
پروانہ کیطرح جلکر خود شمع بنجاتا ہے ؎ تا نیست نگردی رہِ ہستت ندہند
وین مرتبہ با ہمت پستت ندہند ہ چون شمع قرار سوختن تا نہی ہ سر رشتۂ
روشنی بدستت ندہند ؎ بعلم اللہ دو قدم راہست بیرون از دو نیست ہ
یک قدم بر خودنہ و دیگر قدم در کوے دوست ہ آنا فآنا یہہ راہ طے ہو کسیو

ہوجاتی ہے منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے ع کاں راکہ خبر شد خبرش باز نیامد

این مدعیان در طلبش بیخبرانند
این مدرسہ نیست جا آواز ہو از سینہ بسینہ میرسد راز ہو جبکہ لکڑی جلکر شعلہ بنتی ہے

اُسکو آگ کہینگے۔ پہر لکڑی کا اطلاق اوسپر عاید نہوسکیگا نظم مرے کے بعد

نور روح مردم ہو بزیر نور حق ہوجاے یون گم ہو کہ جیسے دن میں یہہ نجم و ثوابت

شعاع شمس سے ہوتے ہیں غائب ہو یہی تو ہے فنا فی اللہ اصلی ہو اگر چہ

زندگی میں ہے وہ نقلی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا شعر قومے گویند کہ با خدا

پیوستیم ہو قومے گویند کہ از خود بیہار ستیم ہو ہر کس خبرے دہد از خود بینی خویش

اغنی غرض انیست کہ ما ہم ہستیم ہو جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ

حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہیں پہر کسکو اُسکی معیت میں کلام ہے لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اُسکے ساتھہ ایسا سمجھنا جیسا

دایرہ شعلہ کے ساتھہ دیکھو اگر عود بتی کو سلگا کے پہراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجد حلقہ ہے

ہمزادہام نست این صورت غیر ؎ کہ نقطہ دائرہ است از سرعت سیر

نقطۂ آتش کو جلدی سے پھرائین تو دائرہ کی صورت مین نظر آتا ہے اور حقیقت

مین یہان ایک نقطہ کے سوا دوسری کوئی شے نہین ہے اسی طرح نقطۂ وحدت

ہے کہ بسبب سرعت تجدد تجلیات غیر متناہیہ دائرۂ موجودات کی صورت

مین ظاہر ہوا ہے ؎ این نقطہ زگردشیکہ دارد ؎ برصورت دائرہ برآید

بگذر ز خیال و وہم بنگر ؎ تا دائرہ نقطہ نماید ؎ یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خالق

کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھ قائم ہے

صوفیہ فرماتے ہین۔ اَلعَالَمُ کُلُّہٗ اَعرَاضٌ مَجمُوعَۃٌ فِی عَینٍ وَاحِدَۃٍ۔ بلکہ خود

کو عدم اور اُسی کو موجود سمجھنے مین تقرب الٰہی تعالیٰ شانہ بڑھتا جاتا ہے ؎

ہے خدا موجود باقی سب عدم ؎ فی الحقیقت ہے سوا اللہ نے سوہم

ع نکتهٔ سربسته چه گوئی خموش ٭ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ

بدرستے که درین مذکور پندیست اہل دل را غزل روزہا بفکر من است

این ہمه شب ہا سخنم ٭ که چرا غافل از احوال دل خویشتنم ٭ از کجا آمده ام آمدنم

بہر چه بود ٭ بکجا میروم آخر نه نماید وطنم ٭ نه بخود آمدم اینجا نه بخود باز روم

ہر که آورد مرا باز برد در وطنم ٭ ماندہام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا

یا چه بوده است مراد وے ازین ساختنم ٭ لشکنم قالب تن تا تو مراکنتاسی

من نیم زاغ و زغن طوطی شکر شکنم ٭ وقت آنست که پرواز کنم تا بردوستے

بہوائے سرکویش پر وبالے بزنم ٭ مرغ باغ ملکوتم نیم از عالم خاک ٭ چند روزے

قفسے ساخته اند ز بدنم ٭ یارب این کیست که از پرده برون می نگرد ٭ یا چه شخص است

سخن می نہد اندر دہنم ٭ شمس تبریز اگر روے به ما ننمائی ٭ بالله این قالب

افسرده بہم بر شکنم ٭ دلم او دیده ہر دو خانهٔ تو ٭ سر من خاک آستانهٔ تو

اے ماہِ عالم سوزِ من وے شمعِ شب افروزِ من ؎ وے پیکرِ دل دوزِ من از من
چرا رنجیدۂ ؎ خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم ؎ جاے تو در چشمان کنم
از من چرا رنجیدۂ ؎ رنجیدہ رنجیدہ از من خطا چہ دیدہ ؎ دائم گنہ بخشیدہ
از من چرا رنجیدۂ شنیدہ ام سخن خوش کہ پیر کنعان گفت ؎ فراق یار نہ
آن میکند کہ بتوان گفت ؎ مدح کسے مکن بکن وصفِ جمالِ یارِ من ؎ دل بکسے مدہ
بدہ در غمِ آن نگارِ من ؎ ساغرِ مے مخور بخور خونِ جگر بعشق او ؎ روے پری
مبین ببین چہرۂ گل عذارِ من ؎ زلفِ سیہ مکش بکش پردہ و چہرہ وانما ؎
پیش کسے میا بیا در دلِ بیقرارِ من ؎ حرف بدیگران منہ ، گوش بنہ بقولِ من
جانِ کسی مبر ببر خسروِ دل نگارِ من ؎ العزیز اکثر بوالہوس با وصف مقدرت
کے حج کو نہین جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانہ کعبہ کو جاتے
ہین کعبہ کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہین افسوس ہے

حدیث قدسی حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ
الْاَفْلَاكَ کے یعنی اگر نہوتا تو اے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا میں آسمان کو
گویا کعبہ کی پیدایش آپہی کیلئے ہے پس مدینہ منورہ کو تم ضرور بقصد ضرور
خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهُ
شَفَاعَتِيْ مَنْ زَارَنِيْ بَعْدَ مَمَاتِيْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ ـ صَلٰوةٌ
فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ ان احادیث کے سننے سے دل میں ولولہ پیدا ہوتا اور دل
قابو سے جاتا رہتا ہے خدا تعالیٰ زیارت روضۂ مقدس نصیب کرے
اور ان عدو کا مستحق بنائے آمین سے گرمے نخوری طعنہ مزن مستان را
گر دست دہد توبہ کنم یزدان را تو فخر بدین کنی کہ من مے نخورم صد کار کنی
کہ مے غلام ست آن را جبکہ توفیق ایزدی مدد کرے تم حج کو جاؤ گے

عرفات۔ و مقام ابراہیم۔ و چاہِ زمزم۔ و حُفرہ و حطیم۔ و میزاب رحمت کے نیچے۔ حجرِ اسود کے روبرو کھڑے ہوکر اور خانہ کعبہ کے اندر جا کر۔ بابِ بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر۔ فقیر حقیر کیلئے دعاے مغفرت کرنا کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہین رباعی از مکہ سوے مدینہ چون کردم تک رفتیم بوداع قبلۂ انس و ملک تا ارکن و مقام و حجر و زمزم یکیک تا آواز آمد کہ لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکَ ۔ مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا خیر اب تو ریل آرہی ہے تکلیف ہی کیا ہے ٥ دررنج و بلا قدم نہ مالکم نہ زنی تا آئینِ رضا و صبر برہم نہ زنی تو روشن زر تو بزم بنی گی چون شمع آتش ہستم ہرچند کہ سوزند ترا دم نہ زنی تو دیکھو دربارِ شاہی مین خاص خاص عہدہ دار و منصبدار و جاگیرداروں کو خلاف شان تکالیف کا اوٹھانا پڑتا ہے اُف تک نہیں کہتے حدیث حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ غرض جبکہ

مع الخیر انشاء اللہ تعالیٰ مدینۂ طیبہ مین داخل ہوگے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس
پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھہ باب السلام سے
داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اسطور کہ
منبر کا عمود تمھارے سیدھے کاندھے کے مقابل رہے کیونکہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہہ کھڑے ہوے تھے ؎ دلم در عشق او
آوارہ شد۔ آوارہ تر باد؛ تنم از بے دلی بیچارہ شد۔ بیچارہ تر باد؛ بعدہ قصد
زیارت منیف کرنا۔ روضۂ مبارک کے طرف رُخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا
اور یقین جاننا کہ آپ زندہ ہین ہرایک کے حالات سے مطلع ہرایک
سلام کرنیوالیکا جواب عطا فرماتے ہین ؎ آمد نماز شام نیاز مند گارِ من تحج
اے دیدہ پاس دار کہ خوابم حرام شد؛ اور نہایت ادب سے دست بستہ یہہ سلام پڑھنا
یا نبی اللہ السلام علیک؛ انما الفوز والفلاح لدیک؛ بسلام

آمدم جوابم دہ؛ مرہمے بردلِ خرابم نہ؛ بس بعدِ جاہ و احترام مرا؛ بک علیک

از تو صد سلام مرا؛ زاری من شنو تکلم کن؛ گریۂ من نگر تبسم کن؛ لب بجنبان

پئے شفاعتِ من؛ منگر در گناہ و طاعتِ من؛ یا محمد بہ من بے سر و سامان مدد

قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے؛ لَیْسَ لِیْ غَیْرُكَ یَا سَیِّدِ مکی مدنی؛ سویم افگن نظرے

برمنِ حیران مددے؛ یا نبی کشتی امت بکفِ ہمت تست؛ اندرین ورطۂ غم صد مددے

طوفان مددے؛ عاصیم پُرگنہ ام سخت غریب زارم؛ رحم فرما بغریبی غریبان مددے

ماگدائیم تو سلطان و عالم شدہ؛ شاہِ شاہان مددے شاہِ گدایان مددے

از احد آمدہ زان بعد محمد شدہ؛ مظہرِ نورِ خدا مرشدِ پاکان مددے؛ بارِ عصیان

بسر آوردہ خطاہی بدرت؛ یا رسولِ عربی شافعِ عصیان مددے؛ او راس کمترین

امت و ناچیزِ محض کے جانب سے بھی آستان نبوی میں سلام بصد شوق و

ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعا خیر سے نہ بھولنا۔ حشر ما با رسول کن آمین

دعا را قبول کن یا رب۔ تھوڑا آگے بڑھ کے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
پر سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خسر و رفیق
شفیق اور ساتھ دفن ہین فردائے قیامت ساتھ ہی محشور ہونگے۔
مثل اہلبیت مطہرات اِن صحابۂ کرام کی تکریم و محبت و پیروی بھی ہمیر واجب ہے
پھر وہان کہڑے رہکر جسقدر اور جو مانگنا ہو دعا مانگو۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ
شَہَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ ۔ پھر وہان سے
جنت البقیع کو جاؤ۔ اہلبیت و ازواج مطہرات و اصحاب کی زیارت کرو
قبلتین وغیرہ مقامات کی زیارت بھی کرو بیت المقدس و شام کی زیارات
سے بھی مستفید و مستفیض ہونا کہ پھر بار بار موقع ملنا دشوار ہے اگر توفیق
شامل حال ہو جائے تو مدینۂ منورہ کی اقامت اختیار کرلو تا زندگی ادب و
خشوع ملحوظ رکھو ہزارہا آدمی اسی تمنا مین زیر زمین ہو گئے ہین خدا تم کو

کامیاب کرے ؎ فراق یار اندک نیست و میان چشم اگر نیم موست
بسیارست ؎ دلم را سوخت داغ شعلہ تاب آہستہ آہستہ ؎ کند صید ترا
آتش کباب آہستہ آہستہ ؎ امام مالک رحمت اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے
فارغ ہوکر مدینۂ طیبہ مین اقامت گزین ہو گئے۔ لوگون نے پھر حج کو جانیکی ترغیب
دی تو فرماتے تھے کہ راستہ مین شاید موت آجائے اور مدینہ چھوٹ جائے
اسلئے دوبارہ حج کو نہین گئے جنت البقیع ہی مین دفن ہوئے ؎ یا محمد ترا
در چھوڑ کہان جائے غریب ؎ بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری ؎
عطر را بر تن مزن بر دل بمال ؎ عطر چہ بود نام پاکِ ذوالجلال ؎ آئی غزالی وقت
یہہ خیال فقیر کے دل مین گذرا کہ کلام مجید مین کہین یہہ مرقوم نہین کہ خدا تعالی
نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے تم لوگ بھی
ایسا ہی کیا کرو بخلاف اسکے پارۂ (۲۲) سورۂ احزاب مین صاف آیہ موجود ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

یعنی بیشک خدا اور اوسکے فرشتگان درود بھیجتے ہین نبی پر۔ اے مسلمانو درود بھیجو تم اوپر اُنکے اور سلام پس درودِ شریف کی شان آیۂ کریمہ سے مثل روز روشن روشن تر ہے۔ باقی حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ بکثرت پڑھا کرو کیونکہ خدا تعالی خود بھی درود پڑھتا ہے جسطرح اُسکے لائق ہے اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور تمکو بھی درود شریف پڑھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضلین عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ ضعیف عقیدہ والون کے نزدیک تمام عمر مین ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی ہے ولیکن ہمارے مشرب مین تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا ناکافی ہے، جسقدر پڑھے تھوڑا ہے ترمذی نے روایت کی کہ حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کسقدر درود پڑھون

فرمایا جسقدر تو چاہے آخر مین اُنھون نے عرض کیا تمام اوقات مین درود
ہی مین مستغرق کردیتا ہون فرمایا اِذاً یَکْفِیْ هَمَّكَ وَیُکَفَّرُ ذَنْبُكَ
یعنی اب سب تیرے غم دور کریگا اور گناہون کو مٹا دیگا حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ دعا مقبول نہین ہوتی جب تک تو اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اسکو بھی ترمذی نے روایت کیا ہے
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو ایک مرتبہ درود مجھپر بھیجے اوسکے معاوضہ مین دس مرتبہ خدا تعالی
اُسپر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اول الفکر و آخر العمل
ابو الارواح صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر دُرود پڑھا کرو وہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ وَآلِهٖ بکثرت دُرود شریف وہی شخص پڑھیگا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَهٗ یعنی جو شخص

جس چیز کو محبوب رکھتا ہے ذکر اوسکا بہت کرتا ہے فرماتے ہین کہ ؎
گر در یمنی و با منی نزد منی ٭ گر نزد منی و بے منی در یمنی ٭ جب تک آپ سے
کامل محبت نہو ایمان ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپکی مسجد مین ایک نماز پڑھے تو
ہزار نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت
رحیم وکریم نازل ہوتی ہے ؎ ہر مرض کی دوا درود شریف ٭ دافع ہر بلا
درود شریف ٭ آپکی شان خدا تعالی کے سوا کون جانتا ہے ؎ کیا کوئی
سمجھ سکے حقیقت اُنکی جانے ٭ معرفت رکھتے ہین جبریل امین تھوڑی سی
؎ گفتم روم بخواب کہ بینم جمال دوست ٭ بد عہدی زمانہ امانم نمی دہد
؎ محمد سے صفت پوچھو خدا کی ٭ خدا سے پوچھ لو شان محمد ٭ محمد سر وحدت
ہے کوئی رمز اُسکی کیا جانے ٭ شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے
سچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کے نام مبارک پر کامل درود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف م
لکھدینا کمال بخل ہے اور نازیبا لعنت ہے اوس بدبخت پر جو نام پاک
محمد صلعم کو مچھر لکھتا ہے **ایعزیز نصائح ثنائی** دو چیز آثار نیک بختی ہین شکر
رب جلیل و قناعت بقلیل دو چیز ایک بہتر اوس سے دوسری بدتر اوس سے
جہان مین نہین دینا مانگنا عبادت و سخاوت کو نہ بھول دو چیز سے خلل انتہا ہی
ہے فقیر کی نفرت وزیر کی غفلت علما سے رغبت فقرا کی صحبت باعث
سعادت ہے خلق ملیح و زبان فصیح نعمت ہے دو چیز بدبختی کی نشانی ہین
بزرگون کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا دو چیز دلیل احمقی ہین
عورتون کی بات سننا سفلون سے توقع رکھنا دو چیز باعث روشنی دل ہین
ذکر خدا و کلام انبیا علیہم السلام دو چیز بہتر ہین ماننا نصیحت بزرگون کی اور قبول کرنا
عذر خطا کارون کا دو چیز انسان کیلئے لازم ہین طلب خوشنودی ذو الجلال

سعی معاش حلال [۱۲] دو چیز علامت ایمان ہین بلا پر صبر و نعما پر شکر [۱۳] دو چیز غنیمت جانو
جوانی بوڑھاپے کے آگے صحت بیماری کے پہلے [۱۴] دو چیز دل کو اندھا
بناتی ہین زیادہ باتین کرنا اور بہت سونا [۱۵] دو چیز باعث غیر اطمنانی کی ہین
خادم غیر متدین و مخدوم متلون [۱۶] دو چیز نقصان مین نہین ڈالتی گفتگو سنجیدہ
و عمل پسندیدہ [۱۷] دو چیز حماقت سے منسوب ہین ستایش اپنی و اتباع مدعی کی
[۱۸] دو چیز حافظہ کو زیادہ کرتی ہین صبح کے اول اوٹھنا اور ہمیشہ باوضو رہنا
[۱۹] دو چیز صداقت دوستی ہین ہاتھہ پکڑنا دوست کا پریشانی مین اور مشورت
دینا حیرانی مین سے دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست * در پریشان حالی و
درماندگی * [۲۰] دو چیز علامت نادانی ہین قطع کلام و بے محل گفتگو کرنا [۲۱] دو چیز
انسان کو نام آور کرتی ہین ہوشیاری کام مین بردباری عام مین [۲۲] دو چیز
فراست کی علامت ہین دریافت کرنا انجام امور کا اور توقف الزام قصور مین

[۲۳] دو چیز سب کاموں سے بہتر ہین قول موافق آیاتِ قرآن و فعل مطابق احادیث رسولِ سبحانی [۲۴] دو چیز اعنی دنیا مین خدا کی یاد و آخرت مین اُسکا دیدار بہتر ہین [۲۵] دو چیز اعنی اللہ جلشانہ پر ایمان لانے اور اسکے مخلوق کو نفع پہونچانے سے بہتر نہین [۲۶] لاشریک لہ کا شریک ٹھیرانے اور اسکے مخلوق کو تکلیف دینے سے بدتر نہین [۲۷] علما کی صحبت علما کی نصیحت مُردہ دلوں کو زندہ کرتی ہے جسطرح بارش زمین خشک کو [۲۸] قبر مین بے توشہ دفن ہونا دریا مین بے کشتی بیٹھنا کا لواحد ہے [۲۹] دُنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے [۳۰] دنیا کا غم تیرگی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے [۳۱] طالبِ علمِ دین کی جنت طالبِ گناہ کی دوزخ طالب ہے [۳۲] نیک آدمی گناہ سے خیر اندیش دنیا سے رغبت نہین کرتا [۳۳] بضاعتِ تقویٰ سے نفع دین متاعِ دنیا سے خسارۂ دین متصور ہے [۳۴] جسنے گناہ کیا اور ہنستا رہا دوزخ مین روتا رہیگا

جسنے عبادت کی اور روتا رہا جنت مین ہنستا رہیگا عارف[۳۵] کا مقصود خدا
اور اوسکی معرفت زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے گناہ صغیرہ[۳۶]
تواتر سے کبیرہ گناہ کبیرہ استغفار سے صغیرہ ہوجاتے ہین خدا سے برتر[۳۷]
بہتر کوئی دوست نفس شریر سے بدتر کوئی دشمن نہین جیسے دنیا مین[۳۸]
بحر و بر مقام ظہور فساد ہین اسیطرح انسان مین دل و زبان تمام گناہون[۳۹]
کی جڑ دنیا کی محبت تمام فتنون کی جڑ زبان کی حرکت ہے گناہ جو خواہش نفسانی[۴۰]
سے ہو بخشا جاتا ہے جسطرح لغزش آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام جو گناہ
غرور سے ہو بخشش کی امید نہین دیکھو قصہ شیطان علیہ اللعنتہ رباعی
از راحت چند روزہ خوش دل نشوی ٭ وز خنجر رنج و درد بسمل نشوی ٭ گر غافلی
از حضور ہستی خدا ٭ اے ننگ عدم ز مرگ غافل نشوی ٭ اے عزیز نصائح ملافی[۴۱]
تین چیز موجب عزت ہین بڈھون کی خدمت جوانون کو نصیحت

چھوٹون پر شفقت تین۲ چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ پر صبر
قضائے الہی پر رضا تین۳ چیز شومیت کا موجب ہین کینہ دل مین رکھنا -
سربرآوردون سے حسرت کرنا طلوع آفتاب پر سونا تین۴ چیز کی پائیداری
تین چیز سے متصور ہے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے
اور علم کی مباحثہ سے تین۵ چیز کا دعوی عقلمند نکرے شجاعت سخاوت
شرافت تین۶ چیز اختیار کرے حضور قلب سے نماز پڑھنا شب بیداری کرنا
کلام اللہ پڑھنا تین۷ چیز کفر کی نشانی ہین نفاق دل مین رکھنا دنیا کی
محبت دل مین رکھنا حرام کو حلال جاننا علم۸ بے عمل و عمل بے اخلاص
و اخلاص بنفاق علامت بدبختی ہے دولت۹ خواہش سے جوانی خضاب سے
زندگی دوا سے حاصل نہین ہو سکتی تدبیر۱۰ نیک کرنی آدھی گذران ہے امر
کی تحقیق ادھا علم ہے امر مین مآل اندیشی آدھی عقل ہے تارک۱۱ دنیا کو خدا

تارک گناہ کو فرشتے تارک طمع کو مخلوق دوست رکھتے ہین [۱۲] دنیا کے لئے
نعمت اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے [۱۳] عقلمند
آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعہ حلال سے لذت حاصل
کرنیکی کوشش کرتا ہے [۱۴] خودپسندی خواہش نفس بخل ہلاکی کے باعث ہین
[۱۵] ہمیشہ خوف الٰہی دولتمندی مین میانہ روی غصہ مین حفظ مراتب
مدنظر رکھنا باعث نجات ہے [۱۶] زیادتی کلام وطعام ومنام مین ہلاکی
متصور ہے [۱۷] سلام مین پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو نماز پڑھنے
مین مدارج کی ترقی ہے [۱۸] خواہ کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی سے
محبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بدلا پانا ہے [۱۹] سردی مین وضو کرنا
[۲۰] نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظار جماعت کرنا کفارہ گناہ ہے اللہ
کی یاد [۲۱] اولیا کی ملاقات حکما کے کلمات سے رنج دور ہوتا ہے جو ادب

نہین رکھتا وہ علم نہین رکھتا جو صبر نہین رکھتا وہ دین نہین رکھتا جو تقوی نہین رکھتا اوسکو قرب الہی نصیب نہین ہوتا ہے [۲۱] اللہ قہار سے ڈرو حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی برائی سے روکو [۲۲] دنیا سے محبت نرکھو کہ وہ مومن کا گھر نہین ہے شیطان کے ساتھی نہ بنو کہ وہ مومن کا رفیق نہین ہے کسیکو ایذا ندو کہ یہہ مومن کا شیوہ نہین ہے [۲۳] جسکا دل دانا ہو بدن صابر ہو شئے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے [۲۴] خوش حال وہی ہے جسنے دنیا کو اسکے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر مین داخل ہونیکے پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا [۲۵] بلا پر صبر کرنا آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیل ایمان ہے [۲۶] مسجد ذکر خدا قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جسمین شیطان داخل نہین ہوسکتا [۲۷] سب دنون سے بہتر جمعہ کا دن سب مہینون سے بہتر رمضان کا مہینا سب اعمال سے بہتر

پنجگانہ نماز ہے [۲۸] دین کی ہوشیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جوئی سے
بہتر کوئی چیز نہین [۲۹] اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا جینا وہ ہے
جس مین خالصاً رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس مین باایمان جاؤ [۳۰] خوشبو عبادت
عورت دنیا مین پسندیدہ ہین [۳۱] محبت الٰہی معرفت کی بنیاد گناہون سے بچنا
یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضامندی ہی [۳۲] خود پسند۔ گمراہ مال پر
بہروسہ کرنیوالا حقیر مخلوق سے عزت کا خواہان ذلیل ہے [۳۳] تکبر کو تواضع سے
حرص کو قناعت سے حسد کو خیر خواہی سے بدلنیوالا مومن ہے [۳۴] لڑکپن مین پستی
جوانی مین مستی بڑھاپے مین سستی انسان کا خاصہ ہے۔ [۳۵] فنا کے تین ہی درجے ہین فنا فی الشیخ
فنا فی الرسول فنا فی اللہ [۳۶] بکا کی تین قسم ہین خوف عذاب خوف غضب
خوف جدائی پہلا گناہون کا کفارہ ہے اوسکا ثمرہ نجات دوسرا پاک
کن عیبہا ہے اوسکا ثمرہ بلندی درجات ونجات تیسرا باعث قرب و

خوشنودی محبوب ہے اسکا ثمرہ دیدار الٰہی تعالیٰ شانہ کی بشارت ہے رباعی
اے شیفتۂ بہار گلزار جہان ؛ غافل چہ نشستۂ ز اسرار جہان ؛ از سیجر زمانہ لحظہ ہا
سیلاب ؛ ہر لحظہ ہمی رسد بدیوار جہان الیعز نزنصائح رباعی چہار چیز
مطمح نظر ہین صورت بندگی سیرت افگندگی دلجوئی دوستان و نیکوئی با
مردمان چار چیز زیادتی دولت کی ہین بدون سے نفاق نیکون سے
اتفاق دوستون سے تلطف دشمنون سے مدارا چار چیز چار چیز کو یاد
دلاتی مین بیماری تندرستی کو غم راحت کو افلاس دولت کو نا رجامی
بہجت کو چار چیز علامت صاحب دلی ہین غصہ کے وقت حفظ مراتب رکھنا
ہر کسیکو کا فر نہ کہنا کیسیکے دل کو رنجیدہ نکرنا کیسیکا راز فاش نکرنا چار چیز
سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدون کی صحبت سے نیکون
کیساتھ لڑنے سے اور علما و فقرا کی حقارت کرنے سے۔ چار چیز کے

چار دشمن ہین مال کا چور شعور کا جہل علم کا نخوت محبت کا قرض فَاِنَّ الْقَرْضَ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّۃِ چار چیز انسان کو ضعیف کر دیتی ہین دشمن بسیار قرض بیشمار پریشانی روزگار مجامعت باربار چار چیز پھر واپس نہین آتین

عمر گذری ہوئی بات کہی ہوئی تیر چھوٹا ہوا اور قضا گئی ہوئی ؎

برلب جوے نشستہ گذر آب بہ بین کین اشارت زجہان گذران مارا بس

ازدست رفتہ ہیچ نیاید بہیچ حال ہرچند انکہ او فغان کند و جامہا درد

چار چیز خلاصۂ جمیع عبادات ہین وفا کرنا عہود پر نگاہبانی کرنا حدود پر صبر کرنا مفقود پر خوشنود رہنا موجود پر کشتی نئی بنا کیونکہ دریا گہرا ہے کافی توشہ ساتھ لو کیونکہ سفر دور کا ہے بوجھ ہلکا کر کیونکہ گہاٹی سخت ہے خالص عمل کر کیونکہ پرکھنے والا نگاہ والا ہے شرم مردون کی خوب ہے مگر عورتون کی خوب تر۔ انصاف ہر ایک کا نیک ہے۔ مگر حاکمون کا

نیک تر توبہ بوڑھون کی نیک ہے گر جوانون کی نیک تر بخشش غنیون کی نیک ہے مگر فقیرون کی بہتر ہر روز بارہ رکعت سنت پڑھنے سے حق نماز ہرماہ تین روزے رکھنے سے حق روزہ روزانہ سو آیتہ پڑھنے سے حق قرآن ہر جمعہ ایک درہم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے سجدہ سہو سے نماز فطرہ سے روزہ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے سیری شکم ظالمون کی خوشامد گناہون کا بھولنا طول امل تاریکی دل ہے روزہ رکھنا نیکون کی صحبت رکھنا گناہون کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا روشنی دل ہے اللہ تعالی سے محبت کا دعوی اور حرام سے نہ بچنا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے محبت کا دعوی فقیر و مسکین سے کراہت بہشت کا دعوی اور خیرات نکرنا خوف دوزخ کا دعوی اور گناہون سے نہ بچنا یہہ محض جھوٹے دعوے ہین پرہیزگاری شرم شکر صبر علامت ایمان ہے

استغنا[18] قناعت مین راحت آزادی مین لذت صحت جسمانی مین رزق
آسمان مین ہے خالق[19] کی موافقت مخلوق کی بہی خواہی نفس کی مخالفت
بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسندِ ہوشمند ہے ازروے[20] توریت
تقدیر پر رضامندی وازروے انجیل شہوتون کا توڑنا وازروے زبور تنہائی و
گوشہ نشینی۔ وازروے فرقان زبان کا نگاہ رکھنا وارین کیلئے بہتر ہے
خواہش[21] ابلیس زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے اغنیا[22] مین
حضرت سلیمان غلامون مین حضرت یوسف بیمارون مین حضرت ایوب
فقرا مین حضرت عیسی علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا دلیل و نظیر فرمائیگا
نیند[23] کو قبر پر فخر کو میزان اعمال پر آرام کو طے پلصراط پر خواہشات کو
جنت پر منحصر رکھو درد[24] عداوت افلاس آگ اگرچہ کم ہون زیادہ
تصور کرو جوانی[25] کی قدر بڑھاپے مین آرام کی قدر تکلیف مین صحت

کی قدر بیماری مین زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی [۲۶] ملک الموت

روح کو قبض ورثار مال کو پامال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو مٹا دیتی ہے

[۲۷] خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتین جمع مال کیلئے فریب معرفت الٰہی

کیلئے علم مسلمانون کی بھلائی کیلئے مدارا درکار ہے [۲۸] غصہ مین معافی۔

تنگی مین بخشش تنہائی مین پارسائی خوف مین اظہار حق مشکل ہے [۲۹] پورا کرنا

وعدہ کا نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا شئے گم شدہ پر راضی رہنا

سامان موجودہ پر خلاصہ ریاضت ہے [۳۰] عورت پر اعتماد نکرے مال پر

غرور نکرے معدہ پر طاقت سے زیادہ بوجہ نڈالے علم لاینفع نہ پڑھے

[۳۱] آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام سجاد زین العابدین

رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا مین کوئی نہین رویا [۳۲] جو کہ عورت نہین رکھتا

آسایش تن کی نہین رکھتا جو کہ فرزند نیک نہین رکھتا آنکھون کی ٹھنڈک

نہیں رکھتا جو کہ برادرِ ہمرنگ نہیں رکھتا قوتِ بازو نہیں رکھتا جو کہ

زر نہیں رکھتا دنیا کی عزت نہیں رکھتا جو کہ یہہ چار نہیں رکھتا کچھہ غم نہیں رکھتا

قطعہ اسکندر و کیقباد و جمشید ؎ رفتند بصد ہزار امید ؎ بارِ غمِ آخرت بسر برد

آنکس کہ بفکر گاؤخر مُرد ؎ الغرض نصائحِ خماسی علما کی حقارت سے دین کا

اقربا کی حقارت سے دُنیا کا ہمسایہ کی مخالفت سے فائدہ کا اپنی حقارت

سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان ہے شکر کا عوض

ازدیادِ نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبہ کا قبول صدقہ کا پسندیدگی

نتیجہ ہے محتاج کہنے والا زوجہ زوج کو راضی رکھنے والی مہر بخشنے والی

اولاد مطیعِ والدین گناہوں سے توبہ کرنیوالا نیک ہیں زبان و فرج کی

حفاظت کرنا حصولِ نعمتِ دنیا کو وبال سمجھنا تھوڑی نیکی بھی غنیمت جاننا

حرام سے پیٹ نہ بھرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا متقی کی علامت ہے

تونگری قناعت مین سلامتی گوشہ نشینی مین بزرگی ترکِ خواہشات مین
صبر کا ثمرہ قلیل مدت مین فائدہ کثیر عرصہ مین حاصل ہوتا ہے جوانی کو بڑھاپے
سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے تونگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو
گذرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو فقرا کو راحتِ
نفس اطمینانِ قلب بندگی رب سُبکی حساب بلندی درجہ اُمرا کو تکلیف
نفس بے چینی دل چاپلوسی اہل دنیا گرانیِ حساب پستیِ درجہ نصیب ہے
صحبتِ نیکان تلاوتِ قرآن خلوے شکم عبادتِ شب عاجزی دم صبح
تجلی دہ دل ہین۔ قرآن کی آیتون مین غور کرنے سے توحید و یقین مین ترقی
ہوتی ہے اللہ تعالی کے نعمتون پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے
اوسکے وعدون پر بھروسہ کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اوسکی
وعید مین فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اوسکے احسانات اور اپنے

تقصیرات دیکھنے سے شرم دامن گیر ہوتی ہے شکر کو نعمت پر محنت کو راحت پر ذلت کو عزت پر خاموشی کو یاوہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا اتقیا کا کام ہے مال خرچ کرنے مین راحتِ نفس یادالہی مین فراغت ڈاکوون سے امن نیک نامی وسخاوت نیکون کی صحبت حاصل ہوتی ہے جس شخص مین امید طویل پرہیزگاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی آخرت ہو اوسکے نزدیک مال جمع ہوتا ہے گو تمام کامون مین جلدی شیطان کا کام ہے ولیکن مہمان کو کھلانے مین میت کی تیاری مین بالغہ کے نکاح مین ادائے قرضہ مین گناہون سے توبہ مین جلدی کا حکم ہے سرگوشی بھید کو صدقہ مال کو خلوص عمل کو راست گوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے آدم علیہ السلام نے گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر نادم ہوے نفس پر ملامت کی توبہ مین جلدی کی رحمت خدا یتعالی سے ناامید نہ ہوے ابلیس لعین نے گناہ کا اقرار

نہ کیا نادم نہوا اپنے کو ملامت نہ کی توبہ کا ارادہ نہ کیا رحمت سے
نا امید ہوا [۱۷] جسقدر اللہ تعالی سے حاجت ہے عبادت کرو جسقدر
عذاب سہنے کی طاقت ہو اوسیقدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اتنی دُنیا
حاصل کرو اتنا توشہ ساتھ لو کہ قبر مین کفایت کرے جسقدر مدت
بہشت مین رہنے کا ارادہ ہو اوسیقدر عمل کرو [۱۸] سب محافظون سے بہتر زبان
سب لباسون سے بہتر پرہیزگاری سب باتون سے بہتر قناعت سب
نیکیون سے بہتر نصیحت سب لذتون سے بہتر صبر ہے [۱۹] اللہ تعالی کے
وعدون پر کامل اعتماد خلائق سے کلی نفرت۔ اعمال مین خلوص ظلم پر تحمل
موجود پر قناعت کرنا اعلی درجہ کی صفت ہے [۲۰] ہر وقت کلمہ طیب
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر کرنا۔ بلا کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
اِتمام

کہنا حصولِ نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھنا
ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرنا وقوع گناہ کے وقت
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا لازم ہے [۲۱] رات کی خوشی اللہ تعالےٰ
سے راز و نیاز مناجات کے ساتھ دن کی خوشی بندگی کے ساتھ دنیا
کی خوشی خوف خدا کے ساتھ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھ جنت کی
خوشی دیدار الٰہی کے ساتھ خوشتر ہے [۲۲] مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات
یون مانگا کرو کہ الٰہی امیدِ دراز نے فریب دیا محبت دنیا نے ہلاک کیا
شیطانِ لعین نے گمراہ کیا نفسِ سرکش نے حق سے روکا برے ہمنشین نے
گنا ہون مین اعانت کی پس اے فریاد رس فریاد رسی کر اگر تو رحم و کرم
نکریگا تو سوائے تیرے مجھ گناہ گار پر کون رحم و فضل کریگا شعر
درحضرتِ ما دوستیِ یک دلہ کن ؛ ہر چیز کہ غیر ماست آنرا یلہ کن ؛ یک صبح

باخلاص بیا بر در من ۔ گر کار تو بر نیاید آنگہ گلہ کن ۔ ۵ زہر غم دوست
جز شکر نیست ۔ این نیز نصیب ہر جگر نیست ۔ بد کسے دہد آن حبیب جانی
شیرین بود آنچہ تلخ دانی ۔ العزیز النصائح ۶ سداسی کتاب العدین
افراط و تفریط کرنیوالا تقدیر الہی تعالی شانہ کو جھٹلانیوالا اہلبیت مطہرات
سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا
حرام کو حلال ٹھہرانیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا العنتی ہے
۲ دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہون کے طرف خواہش شہوتون کے
طرف موت قبر کے طرف ابلیس لعین ترک دین کے طرف خدا اعذاب
بخشش کے طرف بلاتا ہے ۳ مسجد بے نمازیون مین مصحف بے تلاوتی
گھر مین۔ قرآن فاسق و فاجر کے سینہ مین نیک عورت ظالم شوہر کے
قبضہ مین نیک مرد بدکردار عورت کے پھندے مین عالم نصیحت

اُشتُواقوم مین محض بیکار ہے جسنے ابلیس کا کہا مانا اوس سے دین چھوٹا
جسنے نفس کا کہا مانا اوس سے روح گئی جسنے خواہش کا کہا مانا اوس سے
عقل گئی جسنے دنیا کا کہا مانا اوس سے آخرت گئی جسنے بدن کا کہا مانا
اوس سے جنت گئی جسنے اللہ پاک کا کہا مانا اوس سے کل برائیان گئین
مقبولیت عبادت مین اسمِ اعظم قران مین غضب الٰہی گناہون مین
شب قدر رمضان کی طاق راتون مین صاحب دل عام لوگون مین
موت زندگی مین پوشیدہ ہین جسنے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اُسکی بندگی
کی نفس کو پہچانا خلاف کیا آخرت کو پہچانا اوسکو طلب کیا دنیا کو
پہچانا اُس سے نفرت کی حق کو پہچانا اوسکی پیروی کی باطل کو پہچانا
اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے عمل دلیل علم فہم ظرفِ علم
عقل رہبر نیکی خواہش مرکبِ گناہ مال چادرِ تکبر دنیا بازار

آخرت ہے غذا ہے باضم فرزند نیک زن موافق سخن راسخ عقل کامل
تندرستی جسم سے بڑھکر کوئی نعمت نہین۔ جو لوگ توبہ کی امید پر گناہ
ترک نہین کرتے علم کے بعد عمل نہین کرتے عمل مین اخلاص نہین رکھتے رزق کھاکر
رازق کا شکر ادا نہین کرتے۔ تقدیر پر رضامند نہین ہوتے مُردون کو
دفن کرکے عبرت نہین پکڑتے۔ اُنکے قلوب فساد سے بھرے ہین
حاسد کو آرام جھوٹے کو یاد بخیل کو مروت بادشاہ کو وفا بداخلاق
کو سروری۔ نوشتۂ تقدیر کا رد نہین۔ نفس کو گناہون سے مجتنب رکھنا
دل مین خوشی کو غائب اور رنج و ندامت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے
دور اور اہل خیر سے قربت رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت
عمل کو تھوڑا جانتا اپنے دل کو اوس چیز کی طلب مین مشغول رکھنا جسکا عہد
ازل مین کر چکا ہے بیفکری اوس چیز سے رکھنا جسکا ضامن خدا ہو چکا ہے

زبان کا ہمیشہ فکر و غم و ندامت کے ساتھ نگہبان رہنا مقبولیت توبہ کے
علامات میں بخشش کی امید پر گناہوں میں طول دینا بغیر عبادت کے
قرب الہی کی امید رکھنا دوزخ کا تخم بو کر بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ گار
ہو کر معصومین کا مرتبہ تلاش کرنا بغیر عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے
زیادہ اللہ جل جلالہ سے تمنا رکھنا درحقیقت فریب حماقت ہے
سب سے بہتر عقل خداداد (معرفت الہی) ہے اگر وہ نہو تو طریقہ نیک
(شرع) اگر وہ بھی نہو تو صحبت (مرشد) اگر یہہ بھی نہو تو (اعتکاف)
یعنی گوشہ نشینی اگر یہہ بھی نہو تو (بجز نصائح) خاموشی اگر یہہ بھی نہو تو
پھر اس سے خواب موت بہتر ہے رباعی دردا کہ غم زمانہ بس جانکاہ ست
اول قدمش بسوے دوزخ راہ ست تو غافل منشین و غم مخور شاد بزی تا این
معنی لا الہ الا اللہ ست ــ۵ بر سر خاکم گذر کردی صفا آوردہ تو بے خبر

مگذر کہ ما ہم جسم و جانے داشتیم از فریب باغبان غافل مشو اے عندلیب

پیشتر ما ہم دریں باغ آشیانے داشتیم [1] العزیز نصائح سباعی بادشاہ

عادل جوان صالح بخوف خدا تنہائی مین رونیوالا پنجوقتہ مسجد کو جانیکا مشتاق

چھپا کر صدقہ دینے والا للہ دوستی کرنیوالا عورت پر قبضہ و قدرت

رکھتے ہوے زناکاری سے انکار کرنیوالا سایۂ عرش پائیگا [2] بہت ہنسنے والا

ذلیل ہوتا ہے لوگون کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی عادت

یا کام کی کثرت کرنے مین اوسی سے مشہور ہوجاتا ہے کلام فضول سے

بیہودگی بڑھتی ہے بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے

پرہیزگاری گھٹتی ہے پرہیزگاری کے انحطاط سے دل مردہ ہوجاتا ہے

تعجب خیز و حیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو پہچانے اور ہنستا رہے

دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے ۔ تقدیر کا قائل ہو اور شئے مفقود

مغموم ہو روزِ حساب سے خبردار ہو اور مال جمع کرے عذابِ دوزخ سے
خائف ہو اور گناہ کرے. وجودِ واجب الوجود بالیقین جانے اور غیر اللہ
کی پرستش کرے شیطان کو عدوِ ظاہر سمجھے اور اُسکی اطاعت کرے
دنیا ہے اوسکے لئے گہر ہے جسکو گہر نہیں اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی
فکر نہیں جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہیں مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہیں
درپئے رہتا ہے وہ جسکو علم نہیں حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہیں
کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہیں فقیری کو امیری پر ذلتِ دنیا کو
عزتِ عقبیٰ پر تواضع کو غرور پر بھوک کو سیرشکمی پر غمِ دین کو خوشیِ دنیا پر
پستی کو بلندی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنیوالیکا دل سمندر سے زیادہ
تونگر ہے اغلام کا فاعل و مفعول جلق لگانیوالا چوپایہ سے جماع کرنیوالا
عورت کے دُبر سے مرتکب ہونیوالا ہمسایہ کو ستانیوالا ہمیشہ شراب کا

پینے والا قیامت مین مردود ہوگا پاک نہوگا جب تک آگ مین جلایا نہ جائیگا

رباعی گر زنده ام آلوده به افکار تنم ٭ ور مرده همان بهشت و دوزخ وطنم ٭

یارب بگو ندات پاکت سوگند ٭ کز دوش چگونه بار هستی فگنم ٭

مثنوی بشستی دست و پا و دل نشستی ٭ کدورتهای آب و گل نشستی ٭

دل از ناپاکی باطن چه پاک ست ٭ اگر ناپاک شد دستت چه باک ست ٭

ایضاً نیز نصائح تماشائی آنکهه دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نر سے

عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے

آگ لکڑی سے کبھو سیر نہین ہو سکتے نماز بے خشوع جسمین عاجزی نہو روزہ

بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جاوے قراءت بےفکر جسکا اثر دل پر

نہ پڑے علم بے عمل جسمین تقوی حاصل نہ ہو مال بے سخاوت جس سے

لوگون کو نفع نہ پہونچے برادری بے مروت جسمین بایکدیگر محبت نہو

نعمت غیر مترقبہ جسکو بقا نہو دعا بے خلوص جسمین دل رجوع نہو بیکار ہے

بادشاہی غلام کا آزاد کرنا مسافرون کی مہمانی کرنی محتاجون کی دستگیری

کرنی افسردہ دلون کو خوش کرنا مساکین کے ساتھہ بیٹھنا بادشاہون

کی مجالس سے پرہیز کرنا کمتر کی تواضع کرنا بزرگون کی توقیر کرنا چاہیے

دل مین خوف و امید زبان پر حمد و ثنا آنکھہ مین حیا و بکا ترک دنیا طلب

رضائے مولا عارف کے علامات ہین شکر نعمت کیلئے صبر مصیبت کیلئے

حلم عالم کیلئے گریہ خائف کیلئے احسان نہ جتلانا محسن کیلئے خشوع قلب

نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زینت ہے

کلام فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے

لذت عبادت ہنسی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے

محبت آخرت لوگون کی عیب جوئی چھوڑنے سے اپنے عیوب بجا رہتے ہین

صفاتِ الٰہی کی جستجو سے درجہ بلند ملتا ہے رباعی نورِ چشمِ آدمی افزون شود
ازہشت چیز ۸ گر میسر میشود بارے ونظر کن ہر زمان ۸ بر زر و بر مصحف و شیخ
کبار و شاہِ عدل ۸ خطِ خوب حسنِ خوب و سبزہ و آبِ روان ۸ رباعی
نے مال مرا باید و نے فوج و سپاہ ۸ از قطع تعلقم بود حشمت و جاہ ۸ ترکِ اسباب
بہ ز جمعِ اسباب ۸ کز دولتِ فقر ہر گدا گردد شاہ ۸ العزیز نصائح تساعی
غرور حسد حرص شکم سیری خواب آسائش جسم محبت مال ثناپسندی
تحکم دروغ گوئی خطاؤن کی جڑ ہین ۲ نماز کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی
محبت تندرستی جسم حفاظت فرشتگان نزولِ برکات آثارِ نیکوکاری
نرمیِ قلب گذر پل صراط نجات دوزخ ہمسائیگی صالحین متصور ہے
۳ زمین زبانِ حال سے کہتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھ پر قوت
سے دوڑتا اور برے کام کرتا ہے وائے تیرے حال پر ایک دن بیکس ہو کر

ایسا آئیگا کہ میرے پیٹ مین تجھکو تیرے ہی اقربا وشناسا بے تامل گرا دینگے
جسطرح اب گناہ کر رہا ہے اندر عذاب بھگتیگا جسطرح یہان ہنستا ہے
وہان روئیگا یہان خوش ہے وہان مغموم ہوگا یہان مال جمع کرتا ہے
وہان پشیمان ہوگا یہان تو حرام کھاتا ہے وہان تجھکو کیڑے کھائینگے
یہان تکبر کرتا ہے وہان ذلیل ہوگا اوپر روشنی مین پہرتا ہے اندر
اندہیرے مین پڑا رہیگا اوپر جماعتون کے ساتھ پہرتا ہے اندر تنہا دفن ہوگا
تیرے یہہ سب کرشمے میری ہی پیٹھ و پیٹ مین ہونگے رباعی خواہی کہ
درین زمانہ مرد گردی ۂ واندر رہ حق صاحب دردے گردی ۂ رو زان و شبان
بگرد مردان میگرد ۂ مردے گردی چو گرد مرد گردی الیعز نیز النصائح عشا ای
مسواک کرنے مین دس فائدے متصور ہین طہارت دہان رضائے رحمان
عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑہون کی مضبوطی انقطاع بلغم زوال بدبو

اندفاع صفرا ازدیاد بصر قبولیت نماز جسکو دائماً سچائی قناعت کے ساتھ
صبر شکر کے ساتھ فقر زہد کے ساتھ فکر خلوت شکم کے ساتھ غم خوف خدا
کے ساتھ جہد بدن تواضع کے ساتھ ملامت مہربانی کے ساتھ محبت شرم
کے ساتھ علم نافع حلم بر تر کے ساتھ ایمان عقل کامل کے ساتھ نصیب
ہوتے ہین وہی بندہ خاص ہے عقل بغیر پرہیزگاری کے بزرگی بغیر علم کے
مطلب بغیر عرض کے بادشاہی بغیر عدل کے خوشی بغیر امن کے تونگری
بغیر جود کے فقیری بغیر قناعت کے رتبہ بغیر تواضع کے جہاد نفس بغیر
توفیق کے دفعیہ تشنگی بغیر آب خنک کے حاصل نہین عالم جو مسئلہ بتلائے
علم جسپر عمل نہ کیا جائے رائے جو پسند نہ کیجائے ہتیار جو استعمال مین نہ لایا
جائے مسجد جسمین نماز نہ پڑہی جائے مصحف جسمین تلاوت نہ کیجائے مال جسمین
زکوٰۃ نہ دیجائے گھوڑا جسپر سواری نہ کیجائے علم زہد جو دنیا طلب کے پاس ہو

طولِ عمر جسمین زادِ آخرت مہیا نہ ہو نافع نہین علم اچھی میراث ہے ادب اچھا پیشہ ہے۔ تقویٰ اچھا توشہ ہے عبادت اچھی متاع ہے حسنِ اخلاق اچھا ہمنشین ہے۔ حلم اچھا وزیر ہے قناعت اچھی تونگری ہے توفیق اچھی مدد ہے۔ علم صالح اچھا رہبر ہے۔ موت اچھا ادیب ہے فَاعۡتَبِرُوۡا یَا اُولِی الۡاَبۡصَارِ جسنے اوس صفات کو اختیار کیا دنیا و دین مین کام اپنا بنا لیا حق تعالیٰ کے ساتھ صدق نفس کے ساتھ قہر خلق کے ساتھ انصاف بزرگون کے ساتھ خدمت خوردون کے ساتھ شفقت درویشون کے ساتھ سخاوت دوستون کے ساتھ نصیحت دشمنون کے ساتھ حلم عالمون کے ساتھ تواضع۔ جاہلون کے ساتھ خاموشی ع جوابِ جاہلان باشد خموشی

رباعی غم چند خوری زِ کارِ نا آمدہ پیش کو رنج ست نصیبِ مردم دور اندیش
خوش باش جہان تنگ مکن بر دلِ خویش کز خوردنِ غم قضا نگردد کم و بیش

اے نور العینین ہماری روح کو ہمیشہ ایصال ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنے
خدائے پاک سے امید قوی ہے کہ تمکو توفیق نیک عطا کریگا اور تمھارے
نیک افعال کا ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصال کروگے وہ فقیر کی روح کو
پھونچاویگا خدا یتعالیٰ تم سے راضی و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ و ازواجہ
و ذریاتہ وسلم تم سے خوشنود رہیں دیکھو یہہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تمکو مکرر
کرتا ہے دنیوی ضرورتیں جہاں تک ہوسکے دن بدن کم کئے جانا کہ یہی
جال جنجال بلکہ کنجال ہے جو دنیوی اشغال اور اوسکی محبت کے قید دوام سے
نکلنے نہیں دیتا ورنہ پچتاؤگے پچتاؤگے ؎ یک نکتہ بس ست اگر شعور است ترا
ورنہ چو چراغ پیش کور است ترا ؎ خود بینی و خود نمائی ترا دو بند است زاین یک سخن
من بہتر از ہزار پند است فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی تمنا سا تھہ نہ
لیجانی چاہئے الحمد للہ علیٰ حلمہ بعد علمہ وعلیٰ عفوہ بعد قدرتہ

تمام خواہشات سے دل پاک و صاف ہے اللہ بس باقی ہوس پھر بھی یہی کہتا ہون کہ ہمیشہ امور مندرجہ ہذا کی پابندی کا خیال مدنظر رکھکر اسکو اپنے لئے کارنامہ ہدایت بناوگے تو انسان کامل بن جاوگے اور دامنِ مقصد کو گلِ کامیابی سے پُرکر لوگے ورنہ تم بھی وہی حسرت ساتھ لیجاؤگے جو فقیر اس وقت لیجارہا ہے ؎ بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری بخر جانِ من ورنہ حسرت بری ؎ یاد داری کہ بوقتِ زادنِ تو ہمہ خندان بدند تو گریان آنچنان زی کہ بعد مُردنِ تو ہمہ گریان بوند تو خندان رباعی این دنیا کا خانہ ات عقبیٰ ہم ایجا حکم تو نافذ است آنجا ہم امروز چہ پردہ پوشی من کردی یارب ندری پردہ من فردا ہم جناب امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ اُنْظُرْ اِلٰی مَاقَالَ وَلَاتَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ ؕ یعنے جو کہا گیا اسکو دیکھو کون کہتا ہے اسکو نہ دیکھو اگر فقیر کی

یہہ تحریر بطور خود ہے تو نظر انداز کرو اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلی اعلی پر نظر رکھو ٭ تو نگری نہ بمال است
پیش اہل کمال ٭ کہ مال تا لب گور ست و بعد ازان اعمال ٭ من انچہ شرط بلاغ است
با تو میگویم ٭ تو خواہی از سخنم پند گیر و خواہ ملال نقل ہے کہ ایک روز بہلول
دانا بادشاہ ہارون رشید کے پاس آیا اوسکو متفکر دیکھکر کہا کہ سبب
اتنی فکر کا کیا ہے ہارون رشید نے کہا کہ دنیا کی بیوفائی سے فکر مند ہون
٭ ہمیشہ بر لب فوارہ این سخن جار یست ٭ کہ اوج مردم دنیا دو دن
نگون سار یست ٭ بہلول نے کہا کہ تجھکو یہہ اندیشہ نکرنا چاہیئے کیونکہ
دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہہ بادشاہت تجھہ تک نہ پہنچتی ٭
اعتبارے نیست قدسی طائر اقبال را ٭ این کبوتر ہر زمان مشتاق بام دیگر است
ہارے رہی دنیا سچ ہے جو کچھہ کہ جناب رسالت مآب خلاصہ موجودات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ اَلدُّنْیَا زُوْرٌ لَا تحصُلُ
اِلَّا بِالزُّوْرِ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَالِبُوْهَا کِلَابٌ ؎ بدنیا دل
نہ بند د ہر کہ ہر داست ٭ کہ دنیا سر بسر اندوہ و درد است ٭ بر و بارے بگورستان
نظر کن ٭ کہ دنیا شیر مردان را چہ کرد است ٭ تیری بیوفائی ضرب المثل ہے
حدیث حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ٭ تیرا ہر فعل خواب و خیال ہے
وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ؎ این جہان با کس وفاداری
نکرد ٭ داغِ حسرت داد و غم خواری نکرد ٭ تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے
تیرا لینا عاقبت کا کھو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایۂ ابدی کا
پیدا کرنا ہے اسمین شک نہین کہ تو رابطے اقامت و ثبات لیے استقامت
ہے اسمین ایک ہی بات کے مختلف اور متضاد اثر مترتب ہوتے ہین اور
ایک ہی چیز بعض کی خوشی و شادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

رنج و ملال کا کوئی تیرا ہزار جان سے خریدار ہے کوئی تجھکو آنکھ اوٹھا کر دیکھتا نہین تیرے نیش کا زخم بے مرہم ہے تجھپر طلاق ابراہیم بن ادہم ہے تو خانہ محبت و بیدادی ہے راندۂ جنید بغدادی ہے تو جرعہ جان سوز تلخی ہے مہجورۂ شقیق بلخی ہے تو مایۂ غفلت و بدنامی ہے ملعونۂ بایزید بسطامی ہے تو چھوڑی ہوئی اتقیا کی ہے لی ہوئی اشقیا کی ہے طالب تیرا ذلیل اور تو کوہ آیہ دلیل قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَّالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى تجھمین تین قبائح ہین محنت سے ہاتھ آتی ہے خست سے رکھی جاتی ہے حسرت سے چھوڑی جاتی ہے ع دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ محمد بن محمد غزالی امام الوقت نور اللہ تعالیٰ مرقدہ فرماتے ہین کہ دنیا پانچ ضرورتون سے بڑھکر نہین کھانا پینا پہننا خوشبو جماع اسکے نتائج یہہ ہین کہ کھانے مین شہد پینے مین دودہ لباس مین ریشم خوشبو مین مشک جماع مین عورت

انکی اصلیت یہہ ہے کہ شہد مکھی کی قے ہے دودہ لید و خون کا خلاصہ
ہے ریشم کیڑے کی پخال مشک ایک خون کا لوتھڑہ ہے جماع پیشاب گاہ
مین پیشاب گاہ کا دخول ہے غذا کا انجام پخال دودہ کا پیشاب
ریشم کا تکبر خوشبوئی کا ناپائداری عورت کا بیوفائی تو معلوم ہوا کہ ہر کہ بدی
تھا ندد لبستگی رانشاید ؎ منہ دل بر پنج سرناپائدار ☆ زسعدی ہمین یک سخن
یاد دار ☆ مولانا ؎ چیست دنیا ہمچو حنظل اے پلید ☆ ظاہرش خوب است و در
باطن پلید ☆ می نماید ظاہرش گر رنگ و بو ☆ زہر دار دلیک اندر باطن او ☆ تو
ربا بھی ہر دم خیال موت کا پیش نظر رہے ☆ جب تک جئے جئے جب
اجل آئی مر رہے ☆ رہ رو ہمیشہ چاہیے باندہے کمر رہے ☆ دنیا وطن
نہین کہ آئے پسر رہے ؎ از ہر چہ بمردگی جدا خواہی شد ☆ زان بہ کہ بزندگی
جدا باشی ازو ☆ در صورت وفای حیات مستعار و دم ناپائدار باقی آئندہ

زیادہ اللہ معنا والسلام علی من اتبع الھدیٰ اب اس دعا پر اس نامہ
کو ختم کرتا ہون کہ الٰہی مین معصیت کرتا ہون تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن ابلیس شاد فردائے قیامت اگر تو
عقوبت کرتا ہے پھر تیرے دوست اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن شاد
الٰہی وہ دو شادیان اپنے دشمن ابلیس کو۔ اور وہ دو اندوہ اپنے حبیب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو نہ دے آخر مین عفو کریگا اول شرمسار نکر رباعی روزیکہ بود
اذا السماء انشقت ٭ وانجم کہ بود اذا النجوم انکدرت ٭ من دامن تو
بگیرم اندر عرصات ٭ گویم صنما بای ذنب قتلت رباعی یا رب شدہ ام
تبہ بیا مرز مرا ٭ شد روے دلم سیہ بیا مرز مرا ٭ دردا کہ بجز گنہ نکردم کارے
بخشندہ ہر گنہ بیا مرز مرا ٭ فردا کہ نصیب نیک بختان بخشند ٭ قسمی بمن
رند پریشان بخشند ٭ گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند ٭ ور بد باشم مرا بدیشان بخشند

يَلُوحُ الْخَطُّ فِي الْقِرْطَاسِ دَهْراً وَكَاتِبُهُ رَمِيمٌ فِي التُّرَابِ ۞ ؎

نوشتہ ماند سیاہ بر سفید ۞ نویسندہ را نیست فردا امید ۞ ہر کہ بشنید دعا طمع دارم

زانکہ من بندۂ گنہگارم ۞ حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است وبس ۞ در بند

این مباش کہ نشنید یا شنید ۞ اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِي قَلْبِي رَجَاكَ وَاقْطَعْ

رَجَائِي عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا أَرْجُوَ أَحَدًا غَيْرَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي

حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلٰى حُبِّكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَشَفِيعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ

يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ ۞ تحریر فی التاریخ ۱۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۶ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راقم آثم بدیر دعاگو

محمد عبد العزیز

عفی عنہ واحسن اللہ احوالہ وعاقبتہ آمین

خاتمۂ نسخہ

مضی ما مضی اِس علالت پُر ملالت مین وصایائے خوب تر سے تمکو خبردار

۱۳ ۲۶

کرنیکا موقع ملا اور اس فرصت کو بھی مغتنمات سے تصور کیا ؎

قصد شہرت نبود جامی را لیکن ہمہ نظم آبدار نوشت بہر احباب بر صحیفۂ دہر

نکتۂ چند یادگار نوشت پہلے تو فقیر جانتا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے

دماغ ایسا نقاہت سے ہے لرزان بسانِ آسیائے آب گردان ؎

غشائے جلد و اعصاب و رگ و پے ہر اک جنجالِ بدن مین مبتلا ہے کسی مین

کچھ نہ طاقت ہے نہ قوت نہ وسعت ہے مصیبت ہے مصیبت

پیر و مرشد کے چند روزہ فیض صحبت مین جو کچھ سُنا تھا گوش خوردہ

اثر سے وارد تمھارے خاطر قید قلم کیا جو کوئی دوست محب عیادت کو

آتا اسکے طبع پر مجبور کرتا ہے چونکہ عزیز الاخلاق فی نصائح الافاق

اسم با مسمّی کے صدہا نسخے غذائے کرم کے لئے دہرے ہین حالانکہ حضرت

پیر سید محمود صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھو

طبیعت منغص ہوتی ہے تیری مولفہ عزیز الاخلاق کے مطالعہ سے فوراً

قلب منور ہو جاتا ہے بدفعات اسکا تجربہ ہو چکا ہے اسکی وجہ کیا ہو گی

عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علیٰ کے حلم سے ہی یہہ لاجواب کتاب لکھی گئی

ہے دیگر ہیچ افسوس ہے کہ اِس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہین لیتا

لہذا دل فقیر سرد ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اِسمین کوئی ایسی

بات نہین ہے ولیکن سہ یک ہنرداری و ہنقاد عیب کو دوست نہ بیند

بجز آن یک ہنر کو اِسکے طبع پر اصرار بیشمار ہوتا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ

نہ انکار میکنم و نہ اینکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہہ رقعہ

تحریر و ترسیل کیا دہو ہذا ـــ

مخدومی زاد مجدکم

تسلیم عیادۃً حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومۂ صاحبزادگانِ
بلند اقبال الموسوم عزیز الاخرۃ زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب
دیکھا فی الواقع اسم بامسمّٰی ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے
ہر ہر نصیحت اسکی موتیون مین تولنے اور آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے
جو کچھ اسمین ہے منصوص ہے یا احادیث مین آیا ہے یا اقوال اکابرین
دین سے پایا گیا ہے بڑے چھوٹے سب کیلئے ازبس مفید ہے صاف
اُردو ہونیکی وجہ سے کم عمر لڑکے اور مستورات بھی اِس سے مستفید ہو سکتے ہین
مبتدیون کے واسطے اِس مین علمی، واخلاقی معاش ومعاد دونون طرح
کے فوائد متصور ہین اِس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور ملک پر بڑا
احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاقِ حمیدہ و موعظت حسنہ کی

ڈالی ہے فی زمانناکہ ایک طوفان ناولون کا چل پڑا ہے جو سراسر مخرب
اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام
دیگا جو دلچسپی اور عارضی مسرت عشقیہ ناولون مین ہوتی ہے وہ پند و
نصائح کی کتابون مین ڈھونڈے نہین مل سکتی نصیحت ہمیشہ تلخ معلوم
ہوتی ہے لیکن مآل اندیش اور عاقبت بین ایسی ہی کتابون کے مطالعہ سے
دائمی مسرت حاصل کرتے ہین اور ایسی ہی کتابین بگڑے ہوے لوگون
کو راہ راست پر لاتی ہین اِس قسم کی کتابون کی جسقدر زیادہ ضرورت
ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہین میری رائے مین ہر شریف شخص کے
نزدیک اِسکا اک نسخہ رہنا اِسطرح ضرور ہے جسطرح کہ وبائی امراض کے
دفعیہ کیلئے پیش از پیش دوائین رکھی جاتی ہین جس خلوص نیت اور
مذہبی وثوق اور راسخ الاعتقادی سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہین کہ

سچی بات دل پر کالنقش علی الحجر ہو اِس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور تزکیہ نفس کا
ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس آپ کو اسکا اجر دین و دنیا دونوں جہان مین
خاطر خواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو بھٹک رہے ہین دیکھین کہ مذہب اِسلام مین کیسی
اعلیٰ درجہ کی تعلیم اخلاق و طرزِ معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راستبازی
اِسمین کوٹ کوٹ کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالضرور طبع و شائع فرمائینگے
کہ بیشک یہہ (تواریخ عزیزیہ) ہے بعد طبع ایک سو نسخہ مہربانی سے دوست احباب
۲۶ ۱۳ھ
کے تقسیم کے لئے نیازمند دیرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمائیگا جو کچھ قیمت ہوگی
گذران دی جائیگی جزاکم اللہ احسن الجزا فقط قطع نظر ان تمام تقاضوں کے عالم رویا
خاکسار بشیر الدین احمد دوم تعلقدار
مین بھی اسکے طبع و تشہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہون لہذا بعد ملاحظہ و صوابدید مرجع عالم
پیر و مرشدم مدظلہ تم اسکو طبع و مشتہر کرنا ہ صبح پیری مید مد آخر دمے ہشیار شو
خواب نیکو نیست در وقت سحر بیدار شو ۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ تمت بالخیر والعافیہ

تقریظِ سراپا تنویر سالکِ مسالکِ طریقت ہادی مراحلِ شریعت خلاصۂ دودمانِ مصطفوی چراغِ شبستانِ بزمِ مرتضوی ساربِ مسارب وحدۃ الوجود شاربِ مشاربِ شہود عارجِ معارجِ ایقان دارجِ مدارجِ عرفان پیرِ جوان سیّدی و سندی مرجعی حافظ حاجی واعظ حضرت سیّد عمر علی شاہ صاحب قبلہ قادری حسنی الحسینی ایدہ بالتائیدات الغیبیہ آمین

پروردگارا تیری حمد اس طرح مجھسے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے اور نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ استغراق ہووے کہ میرے وجود فانی میں وہ باعثِ موجودات نظر آئے۔ بلکہ ظرف و مظروف کا بھی خیال اٹھے اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات میں ساری ہے جلوہ گر ہو جاوے

؎ گرچہ صد مرحلہ دور است زپیشِ نظرم ؛ وَجْھُہٗ فِیْ نَظَرِیْ کُلَّ غَدَاۃٍ وَّعَشِیٍّ ؛ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلٰی

وَارِثِ حَالِہٖ سَیِّدِی سُلْطَانِ الْاَوْلِیَاءِ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ ؕ

بعد حمد و نعت کے خیال آیا کہ اس رسالہ کی اور اس کے مصنف کی کچھ مدح وثنا لکھون۔ لیکن رسالہ ہی خود اپنے مصنف کا مداح ہے کہ ایسا قال اُسی صاحبِ حال کا ہو سکتا ہے کہ غیرِ حق سے معرض و رُوگردان ہو اور ہمہ تن محوِ جمالِ ذوالجلال ہو سبحان اللہ لڑکون کو وصیت اِسطرح کی کہ اُنھین محبت الٰہی سے مالامال کر دیا اُنکے سینون کو علومِ معرفت سے بھر دیا یہہ وہ خزانہ ہے کہ جسے نہ چور کی چوری کا خوف ہے نہ صرف کرنے سے کم ہوتا ہے۔ ہرایک شخص کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے لئے ایسا ہی خزانہ چھوڑ جائے جو پشت در پشت تک اُن کے کام آئے خداوندِ عالم مصنف کو جزاے خیر دے اور اُنکی اولاد و احفاد کو اِس پر عمل نصیب کرے آمین عمر کان اللہ لہ۔

از عالمِ باعمل جناب مولوی ابوالمظفر محمد سعید الدین صاحب انصاری

الحمد للہ و کفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی المصطفیٰ وعلیٰ آلہ اہل الصدق والصفا اما بعد مجھکو اِس کتاب کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا ماشاء اللہ کیا کتاب ہے (مرغوب جملہ طریقت کا خلاصہ شریعت کا لُبِ لباب ہے مسلمانون کیلئے ہادی دین کا حکم رکھتی ہے (باغ ابد بہار وصایا) اللہ تعالیٰ اِسکو مقبولِ عام کرے اور مولف کو دارین مین نیک نام فقط

۱۳۲۶ھ

قطعہ تاریخ

طبعزادِ جناب سید احمد حسین صاحب بن غوث نواز جنگ

دست عبد العزیز این رسالہ چون رقم زد عزیز البرایا

سالِ نیکو چہ نوشت احمد گلشا خوب نادر وصایا

۱۳۲۶ھ